اَبرہام۔۔۔حقیقی ایمان کا نمونہ

Abraham-An Example of True Faith

آج کے دور کا سب سے بڑا المیہ ہمارے ایمان کا مضبوط، دِلوں کو چھو جانے والا، اور متحرک نہ ہونا۔۔یعنی ایسا ایمان نہ ہونا جو خدا کے کلام کے مطابق بھروسا رکھے۔شیطان کو ہماری لمبی لمبی دعاؤں اور روزوں سے اس وقت تک ڈر نہیں لگتا جب تک ہم یہ ایمان رکھ کر دعا نہیں کرتے کہ جو مانگتے ہیں وہ ہمیں مل جائے گا۔آج ایمان کے زوال کا زمانہ نظر آتا ہے۔شاید ہم یسوع کی اس بات کو سمجھ نہیں پائے جو اس نے کہی کہ، "جب اِبنِ آدم آئے گا، تو کیا زمین پر ایمان پائے گا۔" (لوقا18:18)۔

ایمان ہمیں خدا کی حضوری یعنی اس کے تخت کی عظمت تک لے کر جاتا ہے لیکن ہمارے زیادہ تر مذہبی کام اب پڑھے لکھے، تربیت یافتہ اور تہذیب یافتہ لوگوں کو کوئی کام کہہ دینے کی مانند ہیں۔لوگ اب صرف وہی دیکھ سکتے ہیں جو انسان کر سکتے ہیں۔ہم ایسے نام اور ایمان کم دیکھتے ہیں جو لوگوں کو خدا کی مرضی اور قریب لانے کا وسیلہ ہوں۔ ہمارے درمیان اب مافوق الفطرت ایمان صرف باتوں اور کتابوں تک محدود نہیں بلکہ اسے ہمارے درمیان آنے کی ضرورت ہے۔ ہم اکثر منصوبہ سازی کرتے، مختلف کام کرتے، اور حکمتِ عملیاں تیار کرتے اور دوسروں پر بہت سی تنقید کرتے ہیں بجائے اس کے ہم حقیقی طور پر دعا کرنے اور خدا پر بھروسا کرنا شروع کرتے تا کہ خدا تمام معاملات کو اپنے ہاتھ میں لیتا اور بگڑیاں سنوارتا۔آج کل جب کہ ایمان کسی بھی مذہبی پروفیسر یا عالم کے کچھ خاص اہمیت کا حامل نہیں رہا تو پھر رومیوں 4:16-21 میں سے اس شخص کے متعلق مطالعہ ہمیں بہت تازگی اور بیداری بخش سکتا ہے جس کا خدا پر ایمان بہت اہم اور متحرک تھا۔ ابرہام جو ہم سب کا باپ ہے (چنانچہ لکھا ہے کہ میں نے تجھے بہت سی قوموں کا باپ بنایا) اس خدا کے سامنے جس پر وہ ایمان لایا اور جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور جو چیزیں نہیں ہیں ان کو اس طرح بلا لیتا ہے کہ گویا وہ ہیں۔ وہ ناامیدی کی حالت میں امید کے ساتھ ایمان لایا تا کہ اس قول کے مطابق کہ تیری نسل ایسی ہی ہوگی وہ بہت سی قوموں کا باپ ہو۔اور وہ وتقریباً سو برس کا تھا باوجود اپنے مردہ سے بدن اور سارہ کے رَحِم کی مُردگی پر لحاظ کرنے کے ایمان میں ضعیف نہ ہوا اور نہ بے ایمان ہو کر خدا کے وعدہ میں شک کیا بلکہ ایمان میں مضبوط ہو کر خدا کی تمجید کی۔اور اس کو کامل اعتقاد ہوا کہ جو کچھ اس نے وعدہ کیا ہے وہ اسے پورا کرنے پر بھی قادر ہے۔ (رومیوں 4:16-21) اگر

اس زمانے میں ابرہام ایسا متحرک اور اٹل ایمان رکھ سکتا ہے تو پھر آج رُوح القدوس کے اتر آنے کے بعد کے زمانے میں ہمارا ایمان کس درجے پر ہونا چاہیے؟

ایمان پر قائم

اوّل تو ہم ابرہام کے سے ایمان کی خصوصیت رکھتے ہیں (رومیوں 4:17-18) جب ہر طرف دروازے بند ہوگئے تو وہ ایمان پر قائم ہوگیا، اور اس نے جسمانی کوششوں، رغبتوں اور خواہشوں کو پسِ پشت ڈال دیا۔ اس نے حالات پر، وجوہات پر، شرائط پر اور نتائج پر نگاہیں لگانا چھوڑ دیں۔ ایسی بے یقینی کی حالت میں پھر مافوق الفطرت امید نے جنم لیا تاکہ اس کو بیٹا ملے۔ کیونکہ ایمان اسی وقت بہترین کام کرتا ہے جب تمام فطرتی امیدیں دم توڑ جاتی ہیں۔ کیونکہ جب تک کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ وہ معاملہ خود سنبھال سکتا، حل کر سکتا ہے اس وقت تک اس میں حقیقی ایمان نہیں۔

جب تک کوئی بھی اپنی تعلیمی قابلیت، ہنرمندی اور ماہرانہ صلاحیتوں پر بھروسہ کرتا ہے اس میں ایمان نہیں، کیونکہ جب ہم دنیاوی طور پر تنکوں کے سہارے تلاش کرتے رہتے ہیں تک ایمان کو ہماری زندگی میں جگہ مشکل سی ہی ملے گی۔

جارج مُلر کہتے ہیں، ''جب ہماری نگاہیں کسی بھی چیز کو تلاش کرنا چھوڑ دیں گی'' تو پھر ایمان کے کام کرنے کا وقت ہے۔ مشکلات اگر زیادہ ہوں تو ایمان بھی تیزی سے کام کر سکتا ہے کیونکہ جب تک ہم اپنی فطری صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی کوشش میں لگے رہیں گے تو ایمان کے اعتبار سے ناکام رہیں گے لیکن جب خدا پر ایمان رکھتے ہوئے بھروسہ کریں گے تو ایمان بھرپور قوت سے کام کرے گا۔

جیسا کہ ننانوے برس کا ابرہام اپنی تمام طبعی قوت کھو چکا تھا اور سارہ بھی بالخصوص بانجھ تھی تب، ''اس ناامیدی کی حالت میں (ابرہام) ایمان لایا۔'' کیوں، کیونکہ وہ اس خدا پر ایمان لایا جو موت میں سے زندگی پیدا کر سکتا ہے۔۔ جو زندہ کرنے والا ہے۔۔ جو چیزیں نہیں ہیں ان کو ایسے بلا لیتا ہے جیسے کہ وہ ہیں۔۔ ایسا خدا جو خلق کرتا ہے (رومیوں 4:17)۔ بالفاظ دیگر۔ اس کا خدا اس کے مسائل اور کمزوریوں سے بڑا تھا۔ اس لئے اسے اپنے بوڑھے ہونے اور سارہ کے بانجھ ہونے سے کوئی فکر لاحق نہیں ہوئی۔ جہاں کوئی امید نہیں تھی وہاں وہ امید رکھ کر ایمان لایا۔

خدا پر ہمارا ایمان کیسا ہے؟ کیا وہ ہمارے مسائل اور مشکلات کمزوریوں، بیماریوں اور دکھوں سے بڑا ہے یا نہیں؟ کیا وہ آپ کے مسائل کو حل کر سکے گا جیسے ابرہام کے مسائل کو اس نے حل کیا؟ آپ اپنی مشکلات میں خدا پر کیسے ایمان رکھیں گے؟

ایمان کی بنیاد خدا کا کلام

اس کے ایمان کی بنیاد خدا کا کلام ہے کیونکہ خدا کے کلام میں اس نے سنا تھا کہ کہا گیا ہے ''تیری نسل۔'' اس لئے وہ اٹل ایمان کے ساتھ اس نے حقائق کو نگاہ میں رکھ لیا کہ اسے کہا گیا ہے کہ ''تیری نسل'' کے وسیلے دنیا کی قومیں برکت پائیں گی۔ اس لئے اسے اپنے بڑھاپے اور سارہ کے بانجھ پن کی کوئی پرواہ نہ رہی اور اس نے خدا کے کلام پر کسی قسم کا کوئی شک نہیں کیا۔ بلکہ اپنے ایمان کے باعث اس نے قوت پائی اور خدا کو جلا دیا کہ خدا اپنی قدرت کے وسیلے اپنے وعدے کو پورا کرے گا۔ (رومیوں 4:19-21) اس حوالہ کو بار بار پڑھیئے حتیٰ کہ یہ آپ کی زندگی اور روح، جان میں اتر جائے۔ کیونکہ کلام خدا ہی ہماری زندگی اور ایمان کی بنیاد ہے۔ اب اس کے ساتھ ہی ایمان کی بنیاد ہمیشہ پختہ عقلی دلائل پر بھی ہوتی ہے تا کہ ایمان کی سمجھ بھی آئے۔ ہم صرف اس لئے ایمان نہیں رکھتے کہ یہ سب ایمان رکھ رہے ہیں کیونکہ یہ ایمان نہیں ہوتا بلکہ خوش فہمی ہوگی۔ اس کی بنیاد پر بہت سے لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنا ایمان کسی احساس، رویا یا کسی جذبے پر رکھے بیٹھے ہوتے ہیں لیکن خدا کے کلام پر ایمان رکھنے والے لوگ ہی حقیقی اور عقلی ایمان رکھتے ہیں۔ "کیونکہ ایمان پیدا ہوتا ہے سننے سے اور سننا مسیح کے کلام سے" (رومیوں 17:10)

خدا کے کلام کے باعث پیدا ہونے والا ایمان ہی کچھ حاصل کرنے والا ایمان ہوتا ہے۔ اور ایسا ایمان حاصل کرنے کے لئے خدا کے کلام کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے اور ایمان بھری دعا کرنے کے لئے خدا کے کلام کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے تا کہ آپ کو علم ہو کہ اس نے کیا وعدہ کیا ہے اور آپ اس پر ایمان رکھتے ہوئے خدا کے وعدے کے پورے ہونے کے لئے منتظر ہوں اور اس سے وہ وعدہ حاصل کر پائیں۔

جارج مُلر، ایک عظیم مردِ دعا اور مردِ ایمان تھے۔ وہ ہر روز خدا کے وعدوں کی تلاش خدا کے کلام میں کرتے اور جب ایک وعدہ وہ جان جاتے وہ ضرورت کے تحت اس کو لکھ کر سامنے رکھ لیتے اور اپنے گھٹنوں کے بل ہو جاتے اور بائبل مقدس کھول کر سامنے رکھتے اور خدا کے حضور اس کو اٹھا کر دعا کرتے کہ اے خدا باپ اپنے وعدے کے مطابق عمل کر۔ کیونکہ ان کو اٹل ایمان کلام خدا پر تھا اس لئے ان کی زندگی میں پچاس ہزار سے زائد ان کی دعائیں سنی گئیں۔

تمام مخالفت کے باوجود ایمان رکھنا

ابرہام کے ایمان کے متعلق تیسری سرگرمی نظر آتی ہے کہ ''ناامیدی کی حالت میں اس نے ایمان رکھا اور بغیر امید کے اس کو امید ہوئی۔'' یعنی سمجھداری کے تمام دلائل اور

احساسات، دوسروں کی رائے اور تمام انسانی دسترس کے برخلاف وہ بڑی امید کے ساتھ ایمان لایا۔اس لئے کئی بار حقیقی ایمان تمام دلائل، سمجھ اور تجربات کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔اگر آپ کو لگے کہ یہ مبالغہ آرائی اور آپ اس پر شک کریں تو پھر نوح کے کشتی بنانے کے واقع کو دوبارہ غور سے پڑھیئے (عبرانیوں 11:7)، کاہنوں کے ٹھاٹھیں مارتے دریائے یردن میں اترنے کے واقعے کو بھی غور سے پڑھیئے (یشوع3:8)۔ یریحو کے مقابلے میں جنگی سازومان اکٹھا کرنے کے بجائے اس کی دیوار کے گرد چکر لگانے اور نرسنگے پھونکنے کی آواز اور للکار کے بارے میں انتہائی زبردست واقعہ کو دوبارہ غور سے پڑھیئے۔ (یشوع6:3) ہمارا سب سے بڑا مسئلہ اور ہمارے لئے مشکل یہ ہے کہ ہم اپنے دلائل، سمجھداری اور تجربات سے اتنے معمور ہوتے ہیں کہ ہم خدا پر بھروسہ کرنے اور ایمان رکھنے کے بجائے صرف اپنے معمولی تجربہ، دلائل اور سمجھ پر بھروسہ کرتے رہتے ہیں اور ایمان کو برداشت بھی نہیں کر پاتے۔اس لئے ہم مزید طریقہ کار، حکمت عملی، گٹھ جوڑ، نظم وضبط اور اپنی تعلیم، تربیت اور صلاحیتوں پر زیادہ بھروسہ کرتے چلے جاتے ہیں۔لیکن ابرہام کا انوکھا ایمان خدا کے کلام کی بنیاد پر قائم ہوا تھا (پیدایش15:1-5) اسی لئے تو وہ ناامیدی کی حالت میں بھی ایمان لاتا ہے، وہ ایک شخصیت پر بھی ایمان لایا، وہ کسی انسانی نظریے یا منصوبے پر ایمان نہیں لایا تھا بلکہ ایک شخصیت پر ایمان لایا تھا۔وہ زندہ خدا پر ایمان لایا تھا۔کیونکہ وہ خدا ہی تھا جو اس کو تاروں بھرے آسمان تلے لے کر آیا اور کہا تھا کہ اس کی نسل ستاروں کی مانند لاتعداد ہوگی۔خدا نے یہ بات ایسے کہی تھی جیسے کہ یہ سب کچھ وقوع پزیر ہو چکا تھا۔اس لئے ابرہام ایمان لایا تھا کہ خدا یہ سب کچھ ممکن کر دے گا۔اب اس کو یہ پرواہ نہیں رہی تھی کہ یہ وعدے کب پورے ہونگے چاہے جتنے بھی برس لگیں اس کو یہ بھروسہ ہوگیا تھا کہ یہ خدا نے کہا ہے اس لئے اس کے پورے ہونے میں کوئی شک نہیں کیونکہ اس کو خدا پر یہ بھروسہ ہوگیا تھا کہ خدا کے کہنے کے مطابق ہو کر رہے گا چاہے کچھ بھی ہو۔اور پھر حقیقت میں یہ وعدہ پورا ہونے میں چھبیس برس لگے لیکن وہ اس ایمان میں متزلزل نہ ہوا۔اور ''وہ ایمان میں ضعیف نہ ہوا۔۔۔'' اس کے ایمان نے حقائق سے نگاہیں نہیں چُرائی تھیں اور یہ تصور نہیں کیا تھا کہ مشکلات نہایت شائستگی کے ساتھ خود بخود غائب ہو جائیں گی۔نہ ہی اس نے انہیں نظر انداز کیا تھا۔بلکہ اس نے ان حالات میں بھی خدا کے کلام کو ہر بات پر فوقیت دی!

اس نے بلاشبہ سارہ اور اپنی جسمانی حالت اور کمزوری کو بھی دیکھا ہوگا مگر اس نے خدا پر بھروسہ کیا جو خالق ہے اور مُردوں کو زندہ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔ آپ اندازہ کیجئے کہ فطرتی طور پر تو ان کی اولاد نہیں ہوسکتی تھی مگر ایمان کی رو سے یہ ہوسکتا تھا اور ہوگا بھی۔

اس لئے ابرہام ''ایمان میں متزلزل نہ ہوا بلکہ ایمان میں مضبوط ہوا۔'' متزلزل ہونے کے معنیٰ یہ تھے کہ چناؤ کرکے فیصلہ کرنا یعنی کسی معاملے کی جانچ پڑتال کرکے فیصلہ کرنا۔ اس لئے ابرہام نے شک نہ کیا اور نہ ہی خدا کے وعدے پر ایمان رکھنے میں ہچکچایا بلکہ ایمان پر قائم اور مضبوط ہوگیا کیونکہ ایمان اور بے ایمانی میں کوئی توازن نہیں ہوتا یعنی تھوڑا ایمان بھی ہو اور تھوڑی بے ایمانی بھی ہو۔ ایسا ہرگز ممکن نہیں کہ ایمان اور بے ایمانی ساتھ ساتھ رہ سکیں۔ اس لئے ابرہام نے تمام انسانی سوچوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے، بغیر ہچکچائے، گھبرائے، پریشان ہوئے بغیر مضبوطی سے، دل کی جمعی سے خدا کے وعدے کو اپنے دل و جان کا حصہ بنا کر دلیری سے اپنے ایمان کا دارومدار خدا کو بنالیا۔

اس طرح اس نے خدا کو جلال دے کر دہرا فائدہ حاصل کیا اور ایمان میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔ ایک تو اس ایمان میں مضبوطی حاصل کی دوسرے اس نے صبر کرنا سیکھا۔ یعنی جتنا لمبا عرصہ اس نے صبر کیا اتنا ہی وہ ایمان میں مضبوط ہوتا چلا گیا۔ حالانکہ بہت سے لوگ زیادہ عرصہ انتظار کرنے کے بعد ایمان سے ڈگمگا بھی جاتے ہیں۔ جیسے کہ پطرس ڈگمگایا اور پانی میں ڈوبنے لگا۔ اس لئے یسوع نے اسے کہا، ''اے کم اعتقاد، تونے کیونکر شک کیا؟'' (متی 14:31)۔ جبکہ ابرہام کا ایمان اس کو روز بروز حوصلہ دینے کا، سمجھداری اور پختگی کا باعث بنا۔ کیونکہ ایمان تجربے اور عمل کرنے سے بڑھتا ہے۔

جان اور چارلس ویزلے دونوں بھائی ایک بار کسی معاملے پر گفتگو کررہے تھے جو پورا کرنے کے لئے دونوں آمادہ بھی تھے مگر چارلس کا کہنا تھا کہ یہ نہیں ہوسکتا۔ جبکہ جان کا کہنا تھا کہ انہیں اس پر ضرور عمل کرنا چاہیے یا اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ آخر چارلس نے کہا کہ ''جب خدا مجھے اڑنے کے لئے پردے گا تو میں ضرور اڑوں گا۔'' تب جان نے بھائی کو جواب دیا کہ ''جب خدا مجھے اڑنے کے لئے کہتا ہے تو پھر میں پروں کے لئے اس پر بھروسہ کروں گا۔''

ابرہام خدا کے وعدے پر مکمل طور پر بھروسہ کرتے ہوئے مکمل برکات وصول کرنے والا بھی ہوا۔ کیونکہ خدا کی برکات خدا کے کلام کے وسیلے میسر ہیں وہ کسی خواب، رویا،

جذبات، احساسات وغیرہ پر مبنی نہیں بلکہ اس اعتماد پر مبنی ہوتی ہیں جو خدا کے وعدے پر یقین کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ ایسا یقین اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ہم الٰہی قدرت پر بھروسہ کرنے لگیں، اور جب خدا کو سنجیدگی سے قبول کرنے لگیں۔ اس لئے ہمیں خدا کے حضور اپنی حالتِ کمزوری اور بے یقینی کا اقرار کرنا ہوگا تا کہ خدا ہماری بے اعتقادی کا چارہ کرے اور ہم خدا سے وہ برکات حاصل کر پائیں جو اس نے اپنے بندوں سے وعدے کر رکھے ہیں۔ اس لئے ایمان تمام جسمانی اور عقلی حدود و قیود کو اٹھا کر ہمیں خدا کے ساتھ منسلک کر دیتا ہے۔

اگر آپ ایسے کریں گے تو پھر کن حالات و واقعات میں آپ ایسا کریں گے؟

ایمان سے بھرپور دعا یقینی طور پر سنی جاتی ہے۔ پاک روح ہمارے دل میں ایمان پیدا کرتا اور اسے پروان چڑھاتا ہے تا کہ ہم خدا اور اس کے وعدوں پر ایمان رکھتے ہوئے پوری دل جمعی سے دعائیں کریں جو سب سنی جائیں۔ یہ سب خدا کے زبردست فضل اور عظیم وعدوں کا مبارک مجموعہ ہے جو تاجروں کے جہازوں کے خوشبودار مصالحوں کی مانند ہے جو پاک روح پر بھروسہ کرنے سے میسر ہے! پھر ہم کیسے دعا کرنا شروع کریں گے؟

ایمان کا اختیار ضرور استعمال کیجئے

You Must Use The Command of Faith

کتابِ مقدس میں پہاڑوں کو قوت اور استقامت کی علامت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ ان کو بڑی مشکلات بلکہ ناممکنات کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ جبکہ خدا کچھ پہاڑوں کو ہمارے لئے فتح کرنے یا ہٹانے کا وعدہ ضرور کرتا ہے، مگر کچھ پہاڑوں کا حکم وہ آپ کو بھی دیتا ہے۔ وہ اس وقت تک نہیں ہٹتے جب تک آپ انہیں ہٹنے کا حکم نہیں دیتے۔ یہ ظاہر ہو گیا کہ صحائفِ مقدسہ میں ''پہاڑ'' دو طرح کے ہیں۔ کچھ مشکلات کے پہاڑ خدا نے آپ کو برکت دینے کے لئے تیار کیے ہوتے ہیں، جیسا کہ وہ فرماتا ہے، ''میں اپنے سارے کوہستان کو ایک راستہ بنا دوں گا۔'' (یسعیاہ 11:49)۔ جی ہاں کچھ پہاڑ خدا کی اجازت سے ہیں، وہ آپ کے قدموں کی راہنمائی خود ان تک کرتا ہے۔ کیونکہ وہ آپ کی روحانی ترقی کا سبب ہوتے ہیں۔ ہوسکتا ہے وہ آپ کی رفتار میں کمی لے آئیں لیکن وہ آپ کے روحانی پٹھوں اور ایمان کو خوب مضبوطی اور قوت عطا کریں گے تا کہ آپ میں دعا کرنے کی مہارت پیدا ہو اور آپ خدا سے ان کے جواب حاصل کرنے میں مشغول رہیں۔ کچھ پہاڑ تو اتنے

بڑے اور مشکل ہوتے ہیں کہ کچھ اور ایمانداروں کو متفقہ دعا میں شامل ہو کر اس کو ہٹانا پڑتا ہے۔ ایسے پہاڑ خدا کی طرف سے ہی ہوتے ہیں چاہے ہم ان کو محسوس کرتے ہیں یا نہیں۔ آپ کی راہ روکنے کے لئے عارضی طور پر ان کو اجازت ملی ہوتی ہے۔ تا کہ خدآپ کو ان مشکلات کے ذریعے روحانی مسائل کا معنی سمجھائے اور دعا کرنے میں مشغول رہنا سکھائے۔ دعا کرتے کرتے شاید آپ اُکتا جائیں۔۔ مگر ایک خاص وقت پر۔۔ خدا کے کامل وقت پر۔۔۔۔ آپ خوشی سے فصل کاٹیں گے اگر ماندہ نہ ہونگے۔ (گلتیوں 9:6)۔ میرے ایک بہت اچھے استاد اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ: ''خدا کی گھڑی پرفیکٹ ٹائم دیتی ہے۔'' خدا کوئی بھی کام وقت سے پہلے یا وقت کے بعد نہیں کرتا۔ اس کا حساب کتاب ہمیشہ کامل ہوتا ہے۔ جب خدا کے کوہستان شاہراہیں بن جائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کیوں خدا نے آپ کی دعاؤں کا جواب دیر سے دیا۔ کچھ دعاؤں کا جواب تو شاید ہمارے آسمان پر جانے کے بعد ملے گا۔ لیکن یاد رکھنا ضروری ہے کہ خدا جو کرتا ہے وہ بہترین کرتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی پہاڑ نے آپ کا راستہ روک رکھا ہے تو پھر خدا آپ کے لئے کوئی معجزہ کرنے کو ہے، کیونکہ خدا اپنے سب پہاڑوں کو شاہراہیں ضرور بناتا ہے۔

لیکن شیطان آپ کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرتا ہے جو بڑھ کر پہاڑوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ کیونکہ آپ جتنی زیادہ دعا کرتے ہیں تو آپ کو یقین ہوتا جاتا ہے کہ یہ پہاڑ خدا کی طرف سے نہیں بلکہ یہ شیطانی تاریک قوتوں کی طرف سے ہے۔ کیونکہ شیطان اور اس کی قوتیں خدا کے کام میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے آپ کا راستہ روکتی ہیں تا کہ یسوع کا نام جلال اور عزت نہ پائے۔

اس کے لئے شیطان آپ پر طنز کرے گا، آپ کو طعنے دے گا، آپ کا مزاق اڑائے گا تا کہ آپ گھبرا جائیں اور تنگ آ کر خدا کا کام نہ کریں، لیکن کیا خدا کے بیٹے کو شیطان روک سکتا ہے؟ شاید، وہ تھوڑی دیر کے لئے آپ کو روک لے۔ اس نے پولس کو کئی بار روکا کہ تھسلنیکے نہ جائے۔ (ا۔ تھسلنیکیوں 8:2)، لیکن آخر کار پولس وہاں خدمت کرنے کے لئے گیا (اعمال 20:1-2)۔ خدا شاید شیطان کو اجازت دے کہ تھوڑی دیر کے لئے آپ کو روکے مگر وہ کبھی نہیں چاہے گا کہ وہ آپ کو ہمیشہ کے لئے کام کرنے سے روک دے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ آپ پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دیں۔

لیکن آپ ان کو کیسے ہٹائیں گے؟ آپ فطرتی طور پر ہی چاہیں گے کہ یسوع آپ کو بتائے کہ کیسے ان پہاڑوں کو

ہٹایا جائے۔ اور آپ دعا کریں گے تا کہ خدا ان کو ہٹا دے۔ کچھ مسائل کا حل دعا کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے (مرقس 29:9)۔ لیکن یسوع نے ہمیں ایک اور ہتھیار دیا ہے جو دعا کے ساتھ مل کر ہر پہاڑ کو ہٹا دیتا ہے۔ اس نے فرمایا، "میں تم سے سچ کہتا ہوں اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو تو اس پہاڑ سے کہو کہ یہاں سے ٹل جا تو وہ ٹل جائے گا اور تمہارے لئے کچھ بھی ناممکن نہ ہو گا۔" (متی 20:17)

یہ سچائی اتنی اہم حکمت عملی کو پیش کرتا ہے کس کے ذریعے خدا کی بادشاہی کو وسعت دی جاسکتی ہے کہ یسوع نے اس پر زیادہ زور دیتے ہوئے کہا کہ، "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر ایمان رکھو اور شک نہ کرو تو نہ صرف وہی کرو گے جو انجیر کے درخت کے ساتھ ہوا بلکہ اس پہاڑ سے بھی کہو گے کہ تو اُکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ تو یوں ہی ہوجائے گا۔ اور جو کچھ دعا میں ایمان کے ساتھ مانگو گے وہ سب تم کو ملے گا۔" (متی 21:21-22)۔ پہلے حوالہ (متی 20:17) میں ایک باپ اپنے بدروح گرفتہ بچے کو یسوع کے شاگردوں کے پاس اس پہاڑ پر لایا جہاں یسوع کی صورت بدل گئی تھی۔ لیکن شاگرد روحانی طور پر تیار نہ ہونے کے باعث بدروح کو نکال نہ سکے، اور ان کی ناکامی یسوع کے نام کے بے عزتی کا سبب بھی ہوئی۔ لیکن دوسرے حوالہ (متی 21:21) میں یسوع نے انجیر کے درخت پر لعنت کی اور وہ فوری طور پر سوکھ گیا۔ اور وہ درخت ایک مثال تھی کیونکہ یسوع یہ سکھا رہا تھا کہ شیطان کے کام چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے۔۔ان کو سوکھ جانا چاہیے۔

ایمان کا اختیار بائبلی ہے

مسیح کے اختیار کو استعمال کرنے کو بعض اوقات ''ایمان کا اختیار'' بھی کہا جاتا ہے۔ اس سچائی کو کلامِ مقدس میں مختلف مثالوں اور علامتوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اور خدا چاہتا ہے کہ اس کے بیٹے اور بیٹیاں اس کا یہ اختیار استعمال کریں۔ موسیٰ کا عصّا فرعون کے لئے خدا کے اختیار کی علامت تھا۔ جب موسیٰ کا سامنا مصر کے جادوگروں اور دیوتاؤں کے ساتھ تھا تو اس نے کئی بار خدا سے دعا بھی کی مگر بہت دفعہ اس کو صرف اس عصّا کو استعمال کرنے کو کہا گیا۔

خدا نے موسیٰ سے کہا کہ اپنا عصّا بڑھا اور نیل کے پانیوں پر مارتو وہ پانی خون بن گیا؛ اپنا عصّا بڑھا تو مصر پر مینڈک چڑھ آئے؛ اپنا عصّا بڑھا اور زمین کی گرد کو چھُو تو گرد مچھروں میں تبدیل ہوگئی؛ اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بڑھا تو

بڑے بڑے اولے گرے؛ اپنا ہاتھ بڑھا تو ٹڈیاں چڑھ آئیں اور ملک کو برباد کیا؛ اپنا ہاتھ بڑھا تو تین دن اور رات سورج کی روشنی نہ ہوئی نہ چاند اور ستاروں کی روشنی ہوئی (خروج 7 تا 10)۔ جب بنی اسرائیل بحرِ قلزم پہنچے تو موسیٰ نے دعا کی، "تو میرے حضور کیوں چلاتا ہے؟" (خروج 15:14)، خدا نے موسیٰ سے یہ پوچھا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اپنا عصّا سمندر پر بڑھا، اور پانی دو حصے ہو گیا اور لوگوں نے خشک زمین پر چل کر سمندر پار کر لیا۔ بعض اوقات کسی بھی معاملے میں مسلسل دعا کرنا ایمان کی کمزوری گردانا جاتا ہے، لیکن خدا چاہتا ہے کہ ہم ایمان کا اختیار استعمال کرتے ہوئے آگے بڑھتے جائیں۔

ایلیاہ بڑا زبردست مردِ دعا تھا لیکن کئی بار اس نے بھی ایمان کا اختیار استعمال کیا۔ اس نے صارپت میں آ کر بیوہ سے کہا کہ پہلے میرے لئے کھانا بنا اور پھر اس عورت کے لئے معجزانہ طور پر قحط کے ختم ہو جانے تک آٹا اور تیل ختم نہ ہوئے۔ (۱۔سلاطین 17:18-8)۔

اس نے آخزیاہ بادشاہ کے گھمنڈی فوجی سردار کو کہا، "اگر میں مردِ خدا ہوں، تو آگ آسمان سے نازل ہو۔" (۲۔سلاطین 10:1) اور آگ واقعی نازل ہوئی اور اس سردار اور اس کے پچاس ساتھیوں کو بھسم کر دیا۔ جب ایلیاہ اور الیشع دریائے یردن کے کنارے پہنچے تو ایلیاہ نے دعا نہیں کی، بلکہ اس نے پانی پر اپنی چادر ماری اور دریائے یردن کا پانی پیچھے ہٹ گیا جیسے بحرِ قلزم کا پانی موسیٰ کے لئے ہٹ گیا تھا۔ اسی طرح جب الیشع واپس آیا ایلیاہ کے اٹھائے جانے کے بعد تو اس نے بھی یردن کے پانی پر مارا تو وہ اس کے لئے پیچھے ہٹ گیا۔ (۲۔سلاطین 14:2)

جب بات یسوع کی کی جائے تو حتمی نتیجہ سامنے آتا ہے کہ یسوع نے بارہا ایمان کا اختیار استعمال کر کے دکھایا۔ گلیل کے قانہ میں پہلے معجزے کے وقت اس نے صرف حکم دیا کہ مٹکوں کو پانی سے بھر دیا جائے۔ اس نے کوڑھی کو حکم دیا کہ، ''پاک صاف ہو جا۔'' اس نے اندھی آنکھوں کو چھوا اور کہا، ''کھل جا''، اس نے بہرے کانوں کو حکم دیا کہ ''کھل جا'' اس نے بخار والوں کو، کوڑھیوں کو، حتیٰ کہ مُردوں کو چھوا تو معجزات ہوئے۔ قبر پر آ کر اس نے حکم دیا کہ، ''لعزر، باہر نکل آ۔'' اس نے بدروحوں کو جھڑکا اور وہ نکل گئیں۔ اس نے ہوا اور طوفانی لہروں کو صرف حکم دیا کہ، ''تھم جاؤ!'' شاگردوں نے اسی قسم کے ایمان کا اختیار استعمال کیا۔ ہیکل کے پھاٹک پر پطرس نے لنگڑے کو حکم دیا، ''یسوع مسیح ناصری کے نام سے اٹھ اور چل پھر۔'' مفلوج اینیاس سے پطرس نے کہا، ''اٹھ کھڑا ہو۔'' جادوگر

الماس سے پولس نے کہا، ''اندھا ہو جائے گا!'' اور ایسا ہی ہوا۔ لستر ہ کے مقام پر پولس نے جنم کے لنگڑے کو حکم دیا، ''اپنے پاؤں پر اٹھ کھڑا ہو۔'' فلپّی کے علاقے میں بدروح گرفتہ لونڈی سے پولس نے حکماً کہا کہ، ''یسوع مسیح کے نام سے میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ اس میں سے نکل آ۔'' اور وہ بدروح اس میں سے فوراً نکل گئی۔ (اعمال 18:16)۔

کب آپ کو ایمان کا اختیار استعمال کرنا چاہیے؟

ایمان کا اختیار، اپنی زندگی آسان بنانے، اپنی مشکلات دور کرنے یا شیطان پر اپنا سارا غصہ نکالنے کے لئے کوئی اختیاری چیز یا ہتھیار نہیں کہ جب دل چاہا استعمال کر لیا۔ یہ دراصل خداوند یسوع مسیح کے اختیار کا اس وقت استعمال کرنا ہے جب اس کی بادشاہی کی راہ میں رکاوٹ کھڑی ہو یا اس کی عظمت اور جلال داؤ پر لگا ہو یا پھر خداوند یسوع آپ سے خود کہے کہ آپ اس کی قدرت کا اظہار کریں تا کہ ثابت ہو کہ وہ خدا ہے۔ یسوع کے قانونی سفیر ہونے کی حیثیت سے آپ ہر وقت اس اختیار کو استعمال کر سکتے ہیں اور خدا کے مقدس فرشتگان کی مدد لے سکتے ہیں۔ لیکن اس اختیار کا استعمال انتہائی ہنگامی اور خطرناک و مشکل صورتحال میں لیا جا سکتا ہے جیسا کہ چوری، ڈکیتی، قتل یا اغوا یا بے حرمتی کرنے کی کوشش پر خدا کے لوگوں نے اس اختیار کا باقاعدہ استعمال کیا اور خدا نے انہیں واقع طور پر بچایا بھی کیونکہ آپ خدا کے فرزند ہیں اور وہ آپ کی حفاظت کرتا ہے۔ اسی طرح آپ جان ویزلے کی طرح یسوع کے نام سے خدا کی قدرت استعمال کر سکتے ہیں۔ جب اس نے طوفان کو اس وقت ڈانٹا جب وہ لوگوں کے مجمعے کو کلام سنا رہا تھا۔ لیکن آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ویزلے نے اس اختیار کو اپنے فائدے کے لئے نہیں بلکہ انجیل کے پھیلانے کے لئے استعمال کیا۔

لیکن یاد رکھیئے کہ ایمان کا اختیار دعا کا نعم البدل نہیں کہ اس کی جگہ استعمال کیا جائے بلکہ یہ تو فرمانبرداری کا وہ قدم ہے جو بہت زیادہ دعا میں ٹھہرنے سے پروان چڑھتا ہے اس لئے آپ ایمرجنسی کی صورت میں لمبی دعا نہ تو کر سکتے ہیں نہ دعا میں ٹھہر سکتے ہیں جب کہ آپ صرف فوری طور پر یسوع کے نام سے حکم دے سکتے ہیں۔ یوں جان سکتے ہیں کہ ایمان کا قدم دراصل شیطان کے علاقے اور قلعے پر حملے کی مانند ہوتا ہے یا اس کی مزاحمت ہٹانے یا اس کا سامنا کرنے کے برابر ہوتا ہے۔ درج ذیل کچھ ایسے مقامات کا ذکر کیا گیا ہے جہاں آپ ایمان کا اختیار خدا کی راہنمائی میں استعمال کر سکتے ہیں:

☆کسی علاقے سے شیطان کو جانے کے لئے حکم دینا ہو۔

☆انجیل کی مخالفت روکنے کے لئے شیطان کو حکم دیتا ہو۔

☆شیطان کو حکم دینا کہ وہ اپنی تاریکی کی قوتوں کو کسی شخص، خاندان یا گاؤں پر سے ہٹالے۔

☆شیطان کو حکم دینا کہ وہ کسی شخص کو خدا کی خدمت کرنے سے نہ روک پائے۔

☆کسی شخص پر سے دباؤ اور قبضہ ختم کرنے کے لئے شیطان کو حکم دینا۔

☆کسی شخص یا خاندان کو شیطان کے ہاتھوں سے بچانے کے لئے حکم دینا۔

☆شیطان کو حکم دینا کہ وہ نئے ایماندار کو الجھن کا شکار نہ کرے۔

☆شیطان کو حکم دینا کہ وہ خدا کے فرزندوں کو تکلیف میں نہ ڈالے۔

☆شیطان کو حکم دینا کہ وہ کسی شخص کو بیماری میں مبتلا نہ کر پائے۔

☆شیطان کو حکم دینا کہ وہ آپ سے دور چلا جائے اور آپ کو نہ آزمائے۔

☆شیطان کو حکم دینا کہ وہ خدا کے لوگوں میں تفرقے نہ ڈال پائے۔

☆شیطان کو حکم دینا کہ وہ اپنے انوکھے کام اور عجائبات نہ دکھائے۔

☆شیطان کو حکم دینا کہ وہ ایمانداروں کو شیر کی سی گرج سے نہ ڈرائے۔

☆شیطان کو حکم دینا کہ وہ اپنی بدروحوں کو روک لے۔

☆بدروح/بدروحوں کو حکم دینا کہ وہ کسی شخص یا خاندان کو چھوڑ جائیں۔

☆بیماری کو حکم دینا کہ وہ جاتی رہے۔

☆مسائل کو حکم دینا کہ وہ ختم ہو جائیں (کسی کی بھی زندگی سے)

☆کسی مجرم کو روکنے یا جانے کے لئے حکم دینا۔

آپ بھی ایمان کا اختیار استعمال کر سکتے ہیں

آپ جانتے ہیں کہ معجزات کرنے کے لئے آپ کو کوئی اعلیٰ قسم کا مقدس ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ کوئی نیا مسیحی بھی ایمان کا اختیار استعمال کرتے ہوئے یسوع کے نام میں معجزات کر سکتا ہے۔

میں ہندوستان کے کچھ نئے ایمانداروں کو جانتا ہوں جنہوں نے کبھی یسوع کی قدرت کو نہیں دیکھا مگر صرف سن رکھا تھا لیکن انہوں نے معجزات کیے، بدروحوں کو نکالا۔ وہ اپنی جھونپڑی میں دعائیہ میٹنگ میں مشغول تھے اور کوئی

پاسبان اور مشنری وہاں موجود نہ تھا لیکن وہ سب ایمان سے معمور تھے اور حمد وستائش کر رہے تھے کہ ایک ہندو پڑوسی نے ان کی آواز سنی اور آ کر دروازہ بجایا اور کہا کہ ''ہمارے ہاں کچھ مہمان دوسرے علاقے سے آئے ہیں اور ان میں ایک بدروح گرفتہ عورت بھی ہے۔ کیا آپ کچھ مدد کر سکتے ہیں؟'' ان مسیحیوں نے فوری طور پر کہا کہ ''اس کو جلدی سے لے آئیں، ہمارا یسوع بدروحوں کو نکالتا ہے۔'' بدروح گرفتہ عورت وہاں لائی گئی اور ان مسیحی ایمانداروں نے یسوع کے نام بدروح کو نکالا اور وہ ہندو خاندان شکریہ ادا کر کے واپس چلا گیا۔ پھر ایک ماہ کے بعد ساٹھ میل دور واقع ایک ہندو گاؤں سے ایک شخص آیا اور ان مسیحیوں سے آ کر درخواست کرنے لگا کہ آپ کسی مسیحی کو ہمارے گاؤں بھیجئے تا کہ وہ ہمیں سکھائے کیونکہ ''ہم نے ایسے خدا کے بارے میں کبھی نہیں سنا جو ایسی قدرت کا اظہار کرے۔'' پھر کچھ مسیحی ایماندار وہاں گئے اور بہت سے لوگوں نے خدا کو معجزانہ طور پر کام کرتے دیکھا اور کلام سن کر مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا اور ایک ہی دن میں اَسی لوگوں نے توبہ کی اور بپتسمہ لیا۔

ایف ۔جے ہیوگل نے اپنی بہترین کتاب ''اینتھر ونڈ کرسچن'' میں ایک مسیحی بچے کے متعلق لکھا ہے جو ایک بہت بڑے قومی پاسبان کا بیٹا تھا، اس نے اپنے باپ کی غیر موجودگی میں ایک شخص سے بدروح نکالی، اور اس نے بتایا کہ اس نے اپنے باپ کو ایسا کرتے دیکھا تھا اس لئے وہ جانتا تھا کہ یہ کیسے کرنا ہے۔ یعنی بدروحوں کو ایک مسیحی بچے کا حکم بھی ماننا پڑتا ہے جب وہ یسوع کے نام سے حکم دیتا ہے۔'' اس لئے شیطان کو کبھی اجازت نہ دیں کہ وہ آپ کو قائل کرے کہ آپ کے پاس ایمان کا اختیار استعمال کرنے کے لئے خدا کی طرف سے کوئی قوت یا اختیار نہیں ہے۔ ہیوگل تو یہاں تک کہتے ہیں کہ خداوند یسوع نے ایمان کے متعلق اتنی وضاحت سے بیان کیا ہے کہ ہر ایماندار کی زندگی میں اس کا درجہ بالکل دعا کے برابر ہے!

ایمان کا اختیار استعمال کرنے کے لئے لازمی شرائط

ایمان کے اختیار کو کامیابی اور درستگی سے استعمال کرنے کے لئے کچھ لازمی شرائط ہیں جن کو جاننا ہر ایماندار کے لئے ضروری ہے۔ سکوا کاہن کے غیر ایماندار اور غیر نجات یافتہ بیٹیوں نے بدروح گرفتہ شخص سے شرمندگی اٹھائی، مار بھی کھائی اور زخمی بھی ہوئے (اعمال 19)۔

وہ شرائط بہت سادہ سی ہیں:

ا۔ آپ واقعی خدا کے حقیقی فرزند ہوں: کوئی بھی نئی پیدائش پایا ہوا ایماندار یسوع کے نام کو دعا، حمد وستائش اور

حکم دینے کے لئے استعمال کرسکتا ہے۔ کیونکہ خدا نے یہ اختیار صرف اپنے بیٹے بیٹیوں کو مسیح کے وسیلے سے دیا ہے۔

۲۔ آپ کی زندگی میں کوئی چیز خدا کے روح کو رنجیدہ کرنے والی نہ ہو۔ یہ اختیار صرف روح پاک کی ہدایت و راہنمائی میں ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ آپ کے ہونٹوں سے صرف الفاظ ادا ہوتے ہیں مگر ان الفاظ کو شیطان، بدارواح اور دوسرے تمام معاملات پر اثر انداز کرنے والے روح القدس اور خدا کے فرشتگان ہوتے ہیں۔ اگر آپ اپنے دل میں کوئی گناہ یا معاف نہ کرنے کی سوچ رکھتے ہوں (زبور 18:66؛ متی 15:6) تو پھر پاک روح سے مدد کی ہرگز توقع نہ رکھیں۔

۳۔ آپ خدا کی مرضی کے مطابق اختیار کا استعمال کریں: آپ اس اختیار کو اپنے خودغرضانہ فوائد کے لئے ہرگز استعمال نہیں کر سکتے۔ خدا کی بادشاہی کے فرزند ہوتے ہوئے آپ فوائد حاصل کرتے ہیں مگر آپ کا بنیادی مقصد خدا کی بادشاہی کی وسعت ہونا چاہیے۔ جب آپ کی ذاتی حفاظت کا معاملہ ہو تو بھی آپ اس اختیار کو استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ آپ اور آپ کا بدن خدا کا مقدس ہیں اس لئے ان کی حفاظت کے لئے آپ اس اختیار کو استعمال کر سکتے ہیں۔ البتہ آپ خدا کی مرضی کیسے جان سکتے ہیں؟ زندگی میں بہت سے واقعات اور حالات جیسے کہ آزمائش، بیماری یا ایذ رسانی بھی کبھی کبھار خدا کی مرضی کو ظاہر کر رہی ہوتی ہیں جو خدا کا جلال ظاہر کرنے کا باعث ہوتی ہیں۔ البتہ باقی معاملات ہمیشہ خدا کی مرضی سے ہی ہوتی ہیں جیسا کہ گناہگار کی نجات، کلیسیاء کی ترقی، شیطان کی تاریکی وظلمت میں انجیل کی روشنی کے وسیلے آگے بڑھنا۔ ان حالات میں خدا کی مرضی روح القدس کے وسیلے دعا میں آگے بڑھنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ اور اگر ان حالات میں ہمیں اندازہ ہو کہ شیطان رکاوٹ ڈال رہا ہے تو پھر ہم ایمان کے اختیار کو استعمال کر کے اسے ڈانٹ سکتے ہیں۔

اپنے دلوں کو زیادہ موثر ایمان کے لئے کیسے تیار کریں

۱۔ روح سے معمور ہو کر: آپ کو اپنی عظیم روحانی صلاحیت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب آپ روح سے معمور ہوتے ہیں اس کا تجربہ آپ کو اس وقت ہوگا جب آپ اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا کی مرضی کے تابع کرنا شروع کر دیتے اور اس کے وعدوں کے پورے ہونے کے لئے اس پر مکمل بھروسہ کرنے لگتے ہیں۔ تو آپ روزانہ روح کی معموری میں بڑھتے جاتے ہیں۔ بہت سے مسیحی جسم کے مطابق زندگی گزارتے اور جسمانی خواہشوں کو پورا کرنے

کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اس لئے وہ ناکام مسیحی زندگی بسر کرتے ہیں۔ خدا ایسے لوگوں کی مدد کرے، لیکن کامیاب اور فاتح مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے اور ایمان کا اختیار استعمال کرنے کے لئے آپ کو روزانہ روح کی معموری میں زندگی بسر کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ مسیح کے ساتھ اپنے شخصی رشتے میں جمود کا شکار ہو چکے ہیں تو پھر توبہ کر کے اپنی تقدیس کو بحال کریں اور روح سے معمور ہوتے جائیں۔

۲۔ پہاڑوں کا سامنا کر کے: یہ کبھی ظاہر مت کیجئے کہ مخالفت کے پہاڑ نہیں ہیں بلکہ اس سچائی کو قبول کریں اور ان کو ہٹانے کے طریقے پر اپنی توجہ مرکوز کیجئے کیونکہ ان کے پیچھے شیطان کا ہاتھ ہوسکتا ہے۔ ہوسکتا ہے شیطان اچھے لوگوں کو گمراہ کر کے استعمال کر رہا ہو۔ کیونکہ آپ کا دشمن گوشت اور خون نہیں، بلکہ مسائل کے پیچھے کارفرما شطانی قوتیں ہیں۔ شاید آپ کے سامنے شیطان نے نقلی یا جعلی پہاڑ یا بے پھل انجیر کے درخت کی مانند رکاوٹ مصنوعی طور پر کھڑی کر رکھی ہو تو جیسے مسیح نے اس درخت کو ڈانٹا ویسے ہی آپ بھی کیجئے تو روح پاک ایسی تمام مصنوعی اور جعلی چیزوں اور حالات کو ختم کر ڈالے گا جو حقیقی چیزوں کا روپ دھارے ہوتی ہیں۔ اپنی ضرورت کا سامنا ایمان کے اختیار سے کیجئے اور خدا کے جواب کے طلبگار رہیے۔

۳۔ ایمان کی روح میں قائم رہیے: کبھی خوف مت کھایئے، یسوع مسیح نے بہت بار کہا کہ ''ڈرو مت!'' کیونکہ ڈر شک کا سبب ہے اور شک کے باعث شیطان کو قدم جمانے کا موقع مل جائے گا؛ لیکن آپ ایسا ہرگز مت کیجئے (افیسوں 27:4) خدا کے وعدے آپ کے لئے ہیں ان کے ہمیشہ طلبگار رہیے۔ کیونکہ خدا حالات کو آپ سے زیادہ بہتر جانتا ہے اور اس کا حل کرنا بھی خوب جانتا ہے۔ کیونکہ خدا کے لئے کوئی بھی چیز غیر متوقع نہیں اور وہ ہر چیز کا حل پہلے سے جانتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی یاد رکھیئے کہ شیطان کو کوہِ کلوری پر شکست دی جا چکی ہے۔ اور آپ نہ صرف مسیح کے ساتھ مصلوب ہو کر مر گئے بلکہ اس کے ساتھ جی بھی اٹھے ہیں اور روحانی طور پر آپ مسیح کے ساتھ آسمان پر تخت پر بٹائے گئے ہیں۔ "اور مسیح یسوع کے ساتھ شامل کر کے اس کے ساتھ جلایا اور آسمانی مقاموں پر اس کے ساتھ بٹھایا،" (افیسوں 2:6) اپنے سامنے کے پہاڑوں کو خوفزدہ ہو کر مت دیکھئے بلکہ یسوع کے ساتھ اپنے مقام پر سے ایک فاتح کی نگاہ سے اسے دیکھئے کیونکہ شیطان اور اس کے منصوبے شکست خوردہ ہیں۔ "اور اطمینان کا خدا جلد ہی شیطان کو تمہارے پائوں تلے کچلوا دے گا۔"

(رومیوں 20:16) مسیح میں اپنی فتح کا جشن روز منائیں اور ایمان سے فتح مند زندگی بسر کریں۔

۴۔ خداوند کی مرضی کو جانیے: شیطانی قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے آپ کو خدا کی حکمت اور راہنمائی کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ کبھی بھی شیطان سے برسرِ پیکار ہونے کے لئے جلد بازی نہ کریں بلکہ خدا کے منصوبے اور حکمتِ عملی کا انتظار کیجئے۔ داؤد ہر جنگ سے پہلے خدا سے ہدایت ضرور لیتا تھا۔ خدا ایک ہی طریقے کو بار بار استعمال نہیں کرتا۔ (۲۔سموئیل 5:18-20) میں داؤد نے خداوند سے پوچھا کہ، ''کیا میں حملہ کروں؟ کیا میرے لئے تیری یہی صلاح ہے؟'' پھر اس نے پوچھا، کب اور کیسے حملہ کروں؟'' اور ہر بار خدا نے اس کو مختلف طریقے سے ہدایات دیں (۲۔سموئیل 5:22-25)۔

۵۔ ایمان کا ایک بھرپور قدم اٹھائیے: آپ پہلے ہی خداوند یسوع کے ساتھ شیطان اور اس کی تمام قوتوں سے بہت بالاتر آسمان پر بیٹھے ہیں۔ خدا آپ کو ہدایت دیتا ہے اس لئے اب وہ وقت آچکا ہے کہ آپ ایمان کا قدم اٹھائیے۔ اپنے مدِ مقابل کسی بھی ''بحرِ قلزم'' سے کبھی نہ گھبرائیے اس میں سے اس خشک راستے پر سے گزر جائیے جو خداوند آپ کو اپنے سامنے ''یریحو'' سے نہ گھبرائیں بلکہ ایمان کے وسیلے اس کے گرد چکر لگائیں اور توقع کیجئے کہ کب خدا آپ کو ایمان سے للکارنے کو کہے گا اور آپ کے ''یریحو'' کی دیواریں آپ کے سامنے گرنے لگیں گی۔ (یشوع 6:20)۔

یسوع نے فرمایا، "میں اپنی کلیسیاء بتائوں گا اور عالَمِ ارواح کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔" (متی 16:18) اس بیان کو دو طرح سے سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ آپ مسیح میں اس قدر محفوظ ہیں کہ شیطان کبھی آپ پر غالب نہیں آ سکتا، آپ کو ہرا نہیں سکتا، آپ پر قبضہ نہیں کر سکتا، آپ کو لتاڑ نہیں سکتا نہ ہی آپ کو برباد کر سکتا ہے۔ تمام شیطانی قوتیں مل کر بھی آپ کو ہرا نہیں سکتیں نہ ہی آپ پر غالب آ سکتی ہیں۔ لیکن خدا یہ بھی چاہتا ہے کہ آپ صرف اپنے قلعے میں بیٹھے نہ رہیں بلکہ شیطان کے ساتھ آگے بڑھ کر جنگ کریں۔ خدا چاہتا ہے کہ آپ حملہ کریں اور شیطان پر غالب آئیں۔ اس آیت کا یہ مطلب بھی ہے کہ عالمِ ارواح کے دروازے آپ پر بھی غالب نہیں آ سکتے۔ خدا نہیں چاہتا کہ آپ صرف بھروسہ کر کے بیٹھے رہیں؛ بلکہ چاہتا ہے کہ آپ کا ایمان بڑھتی ہوئی فوج کی مانند بڑھنے والا ہو! وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ آپ عالمِ ارواح کے دروازوں پر طوفانی حملہ کریں اور شیطان کو بری طرح کچل کر رکھ دوں۔ وہ یہ بھی چاہتا ہے

کہ آپ شیطان کی ساری طاعوتی قوتوں کو ان کے قدیم مقامات سے کھدیڑ کے رکھ دیں۔ شیطان اس وقت تک آپ کو ڈرا دھمکا سکتا ہے جب تک آپ چاہیں گے۔ اس لئے آپ دعا کے بند باندھ لیں اور دریا کی مانند آگے بڑھنے والی دعا میں مشغول ہوجائیں تو شیطان کے لئے کہیں ٹکنے کی جگہ نہ ہوگی۔۔ چاہے وہ کسی شخص کی زندگی، خاندان یا کسی اور صورتحال میں ہو۔ ہمیشہ دفاعی صورت حال پر ہی بھروسہ نہ کیجئے بلکہ یسوع کے لئے آگے بڑھ کر حملہ کرنے والے بن جایئے اور شیطان کو ہراتے جایئے اور خداوند کی حمد کرتے جایئے!

۶۔ ایمان سے چیزوں کو حکم دیجئے: یسوع نے ہمیں واضح طور پر ہدایت دی کہ ایمان سے چیزوں کو کیسے حکم دینا ہے۔ "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی اس پہاڑ سے کہے تو "اکھڑ جا۔۔ اس کے لئے وہی ہوگا" (مرقس 23:11) اپنے سامنے کسی بھی قسم کے پہاڑ کو یسوع کے نام میں حکم دیا کریں تاکہ آپ کے پاس جو یسوع کا دیا ہوا اختیار ہے اس کو استعمال کرتے رہیں۔ مسیح کے تخت پر اپنی ساری صلاحیتوں اور رتبے کو پہچان کر وہاں سے کلام کرنا شروع کریں۔ تو آپ کو اندازہ ہوجائے گا کہ خدا اس پہاڑ کو ہٹانا چاہ رہا ہے کیونکہ یہ اس کا وقت ہے۔ خدا نے آپ کو ایمان کے اقدامات بنا دیئے۔ اس لئے آگے بڑھیے اور پہاڑوں کو ہٹنے کا حکم دیں؛ شیطان اور اس کی قوتوں کو جانے کا حکم دیں۔۔۔ جیسے یسوع نے حکم دیا، "اے شیطان میرے سامنے سے دور ہوا!" (متی 23:16؛ مرقس 33:8)۔ بدارواح یسوع کے نام سے ڈرتی ہیں۔ اس نام کو استعمال کیجیے۔ اس نام کی یہاں تک حمد وستائش کریں کہ بدارواح ایسے پریشان ہوں جیسے یہوسفط کے سامنے دشمن کی فوج پریشان اور ہراساں ہوئی تھی (۲۔تواریخ 20:22-23)۔ یسوع کا نام آپ کے لئے خوفناک ہتھیار کی مانند ہے اس کو استعمال کرتے ہوئے شیطان اور اس کی قوت کو نکال باہر پھینکے۔

''خدا کے زَرُبابل بن جائیں۔ "اے بڑے پہاڑ تو کیا ہے؟ تو زَرُبابل کے سامنے میدان ہوجائے گا۔" (زکریاہ 7:4) خدا کے داؤد بن جایئے۔ داؤد نے دیوزاد جولپت کو کہا، "میں رَب الافواج کے نام سے آتا ہوں۔۔۔ جس کی تونے فضیحت کی ہے۔" (۱۔سموئیل 17:45) دوسرے لوگ جولپت کے سامنے سے بھاگ جائیں گے مگر آپ خداوند کے نام سے اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ خدا آپ کے مخالف پہاڑوں سے یوں کلام کرتا ہے، "اے ہلاک کرنے والے پہاڑ، میں تیرا مخالف ہوں۔۔۔ میں اپنا ہاتھ تجھ پر بڑھاؤں گا۔" (یرمیاہ 25:51) اس لئے اب آپ کے پاس خدا کا وعدہ، پہاڑوں کو ہٹانے والا ایمان اور یسوع کا نام موجود ہے اس لئے شیطان اور اس کے کسی کام کو ٹھہرنے نہ دیں بلکہ ایمان کا اختیار استعمال کرتے ہوئے حکم دیں اور سب پہاڑوں کو ہٹادیں!

کیا آپ ایسا کرنے کے لئے تیار ہیں؟

ہمارے گھروں میں حمد وستائش، دعا اور خدا پرستی

Godliness, Worship and Prayer in Our Homes

جب تک کسی ملک میں خاندانی نظم وضبط کو صحت مندانہ اور دانش مندانہ انداز میں مستقل بنیادوں پر قائم نہ کیا جائے تب تک اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس ملک کے آئین وقوانین کتنے بہترین ہیں یا اس کے پاس کتنے مادی وسائل موجود ہیں کیونکہ وہ قوم بھی صرف افراد کا مجموعہ ہی ہے۔ اگر وہاں اچھے باپ اچھی مائیں، اچھے بیٹے، اچھی بیٹیاں، اچھے بھائی اور اچھی بہنیں موجود نہیں کیونکہ وہاں اچھے شہری نہیں ہیں۔ آج زیادہ تر معاشروں کی یہی صورتحال ہے، گھریلو زندگی افسوس ناک حد تک تباہ ہو چکی ہے۔ معاشرتی تنزلی اس قدر ترقی کر چکی ہے کہ اس کا رکنا محال نظر آتا ہے جب تک کہ والدین دوبارہ سے اپنی ذمہ داری کو پورا کرنا نہ شروع کر دیں۔ ہمیں یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ ہماری قوم کے بہتر مستقبل اور فلاح و بہبود کو کسی حکومتی نا اہلی یا غیر ملکی سازشوں سے زیادہ سنگین خطرہ خاندانی تنزلی اور گھریلو بداخلاقی سے لاحق ہے۔

گھر! ایک چھوٹا سا لفظ بہت کچھ بیان کرتا ہے! ہمارے معاشرے میں آج بھی بہت سے لوگوں کے لئے یہ بہت قیمتی لفظ ہے۔ یہ اور زیادہ قیمتی ہو جاتا ہے جب کسی مسیحی گھر کی بات کی جائے جس میں مقدس محفلیں عبادت کے لئے سجائی جاتی ہوں اور وہاں لوگ خوشی سے جمع ہوتے ہیں۔ کیا ہمارے نزدیک آسمان کے بارے میں سب سے پسندیدہ تصور یہی نہیں ہے، کیونکہ ہم کہتے ہیں، "میرے باپ کا گھر" (یوحنا 2:14)۔

کیونکہ ہر مسیحی کو یسوع نے اپنے خون کی قیمت دے کر خریدا ہے ۔(ا۔کرنتھیوں 6:19-20) اس لئے اس کی زندگی کے ہر پہلو اور رشتے میں خدا کا جلال ظاہر ہو۔ چاہے وہ زندگی کے کسی بھی شعبے میں ہو، کہیں بھی رہے، کچھ بھی کرے اسے مسیح کی گواہی اپنی زندگی سے دیتے رہنا ہے۔

گھر میں خدا پرستی

ہمارے گھر خدا پرستی کا مرکز نظر آئیں اس کی تمام سجاوٹ پر ہمارے آسمانی بلاوے کی مہر ثبت ہو۔ گھر کے تمام کاموں کی ترتیب ایسی ہو کہ گھر میں داخل ہونے والا ہر فرد کہے کہ ''خدا یہاں ہے!'' خاندانی زندگی کا سب سے بڑا مقصد گھر میں خدا اپرستی ہو باقی سب کچھ اس کے بعد آئے کیونکہ ہماری اصل شخصیت ہمارے گھروں میں ہی نظر آتی ہے کیونکہ دنیا میں ہماری خوبیوں اور خامیوں سب پر کچھ نہ

کچھ پردہ سا ہوتا ہے مگر گھر میں ہماری اصل شخصیت ہی ظاہر ہوتی ہے یعنی ہمارے بہترین اور بدترین پہلو یکساں نظر آتے ہیں۔ مشاہدے کا خوب تجربہ ہونے کے باعث میں کبھی بھی عبادت میں آئے کسی شخص کے بارے میں کوئی رائے قائم نہیں کرتا، وہ بہت روحانی شخص لگ سکتا ہے جو بڑی اچھی باتیں کرتا ہو۔ لیکن میں ایسے شخص کے گھر جا کر دیکھوں گا کہ اس کی حقیقی شخصیت کیسی ہے؟ شاید وہ مقدسین کی طرح چرچ میں دعا بھی کرتا ہو۔ مگر کیا وہ گھر میں بھی ویسے ہی دعا کرتا ہے اور کیا اس کے گھر میں کلامِ خدا کی عزت بھی کی جاتی ہے؟ کیا اس کے رویے سے مسیح کا کردار ظاہر ہوتا ہے؟ اگر ایسا نہیں تو پھر اس کی زندگی مسیح کی گواہی نہیں دے رہی۔ خدا کے فضل کا اظہار حقیقی معنوں میں گھر سے ہی شروع ہوتا ہے۔ صحائف میں بھی گھریلو آزمائشوں کے تعلق سے کئی مثالیں دی گئی ہیں۔ کیونکہ یہ آزمائشیں کڑے امتحان ثابت ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر خداوند خدا ابرہام کے بارے میں بھرپور اعتماد ظاہر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ، "کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ اپنے بیٹوں اور گھرانے کو جو اس کے پیچھے رہ جائیں گے وصیت (حکم) کرے گا کہ وہ خداوند کی راہ میں قائم رہ کر عدل اور انصاف کریں۔" (پیدایش 19:18) اس سے صاف ظاہر ہے کہ ابرہام کی خاندانی زندگی اور معاشرتی زندگی یکساں ہیں جن سے خدا خوش ہے۔ صحائف واشگاف الفاظ میں ایسے ایماندار شخص کے بارے میں بھی بیان کرتا ہے کہ اگر وہ خدا کی راہ سے ہٹے گا تو اسے بھی برے نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس معاملے میں ایک بہت بڑی مثال عیلی کاہن اور اس کا گھرانہ ہے۔ "کیونکہ میں اسے بتا چکا ہوں کہ میں اس بدکاری کے سبب سے جسے وہ جانتا ہے ہمیشہ کے لئے اس کے گھر کا فیصلہ کروں گا کیونکہ اس کے بیٹوں نے اپنے اوپر لعنت بلائی اور اس نے ان کو نہ روکا۔" (ا۔سموئیل 13:3) اسی طرح ایک خادم کے گھر کی حالت بھی اس کے روحانی کردار کا مظہر ہوتی ہے: کیونکہ "اپنے گھر کا بخوبی بندوبست کرتا ہو اور بچوں کو کمال سنجیدگی سے تابع رکھتا ہو۔ (جب کوئی اپنے گھر ہی کا بندوبست کرنا نہیں جانتا تو خدا کی کلیسیاء کی خبر گیری کیونکر کرے گا؟)" (ا۔تیمتھیس 3:4-5) اگر وہ ایسا نہ کرے تو خادم نہیں کہلا سکتا نہ ہی خدمت کے لائق ٹھہرے گا۔

کیا آپ کا گھر خدا کے جلال کے لئے وقف ہے؟

زائرین یعنی آپ سے ملنے آنے والے افراد اور خصوصی طور پر آپ کے گھر رات کو رہتے ہیں وہ کیا دیکھتے ہیں؟ کیا

وہ ایسا گھر دیکھتے ہیں جو خدا کے کلام کے مطابق منظّم و مرتب ہے یا انہیں الجھن اور ہنگامہ آرائی نظر آتی ہے؟ کیا انہیں عیش وعشرت اور جسمانی نمو و نمائش نظر آتا ہے۔ یا ان لوگوں کے گھروں کی مانند ہیں جو دنیاوی خواہشات سے گھرے ہوئے ان ہی کے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں کیونکہ اس کی منزل بھی دنیاوی خواہشات ہی ہیں کیا آپ کے گھر ان لوگوں کے گھروں سے مختلف ہیں؟ یعنی کیا آپ کے گھر خدا کا جلال ظاہر کرنے کی کوشش میں نظر آتے ہیں؟ کیا میاں بیوی گھر میں بھی اور باہر بھی ایسے ہیں۔ ”کہ سمجھو ہم دونوں زندگی کی نعمت کے وارث ہیں تاکہ تمہاری دعائیں رک نہ جائیں۔“ (۱۔پطرس3:7) کیا”بچے خداوند کی طرف سے تربیت اور نصیحت۔۔۔“ (اِفسیوں4:6) پا کر ”کمال سنجیدگی سے تابع“ (۱۔تھیمتھیس4:3) ہیں، یا مکمل طور پر بری عادات رکھنے والے، بدتمیز اور ان لوگوں کی آزمائش کا مکمل سامان بنے رہتے ہیں جو اس کے پاس موجود ہوں؟ یا میل جول والے ان کو دیکھ کر والدین کی اچھی تعلیم وتربیت، عمدہ نظم وضبط اور ان بچوں میں بھی خدا پرستی کا بہترین نمونہ دیکھتے ہیں۔ یعنی ان بچوں کے دل فانی دنیا کی فانی چیزوں کے بارے میں نہیں سوچتے بلکہ آسمانی اور ہمیشہ قائم رہنے والی چیزوں کے بارے میں فکرمند ہوتے ہوں۔ کیا وہ خاندان بلاناغہ خداوند کی حمد و ستائش کرتا اور اس کی عبادت کرتا ہے؟ اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو بہت جلد وہ اپنے مسیحی ایمان کی صداقت وحقیقت پر شک کرنے والوں میں شامل ہوسکتا ہے۔

خداپرست گھرانوں کی مثالیں

خاندانی طور پر خدا پرستی کی اہمیت کو کبھی بھی جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ ابرہام کی مثال پر غور کریں گے جو ایمانداروں کا باپ اور خدا کا دوست ہے۔ اس کی گھریلو اور خاندانی خدا پرستی کے باعث اس نے خود یہواہ خدا سے برکت پائی، ”کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ اپنے بیٹوں اور گھرانے کو جو اس کے پیچھے رہ جائیں گے وصیت کرے گا کہ وہ خداوند کی راہ میں قائم رہ کر عدل اور انصاف کریں۔“ (پیدایش19:18)۔

یہاں بزرگ ابرہام کو نصیحت کی گئی کہ وہ اپنے بچوں حتیٰ کہ نوکروں کو بھی سب سے اہم بات کی وصیت (حکم) کرے کہ وہ ”خداوند کی راہ میں قائم رہیں۔“ خدا ہمارے بارے میں بھی یہی چاہتا ہے، ہم سے یہی توقع کرتا ہے، جیسا اس نے اپنے خاص بندے ابرہام سے چاہا۔ ذرا غور کیجئے خدا کا یہ دعویٰ بہت بڑا ہے۔ کیونکہ اسے اپنے بندے پر بھروسہ بھی بڑا ہے۔ اس لئے اسے ایمانداروں کا باپ کہا گیا اور اگر ہم ابرہام کی اولاد (فرزند) ہونے کے دعویدار

ہیں تو پھر ایماندار ہونا ضروری ہے اور یہ بھی یاد رکھیئے کہ جیسے ابرہام کے لئے خدا دعویٰ کرتا ہے ویسے ہی اس کی اولاد (فرزندوں) کے لئے دعویٰ کرتا اور توقع رکھتا ہے کہ ہم بھی ابرہام کی طرح اپنی اولاد اور گھر والوں کو خدا کی راہ پر قائم رہنے کی تلقین کریں اور خود بھی خداوند کی راہ پر قائم رہیں۔ ابرہام گھر کا باپ سربراہ ہونے کے ناطے گھر والوں کو خدا کے دیئے گئے اختیار سے خدا کی راہ پر قائم رہنے کا حکم دیتا ہے اور ساتھ ہی وہ دعا بھی کرتا ہے۔ کیونکہ لکھا ہے جہاں جہاں بھی اس نے خیمہ لگایا وہاں اس نے "خداوند کے لئے ۔۔ ایک قربان گاہ بنائی اور دعا کی۔" (پیدایش 4:13؛8,7:12)۔

اب ہم اپنے آپ سے سوال کریں کہ کیا ہم واقعی ''ابرہام کی نسل'' ہیں اور اس کی طرح خاندانی عبادت اور پرستش کی بھاری ذمہ داری کیسے پوری کر رہے ہیں؟ (گلتیوں 29:3؛یوحنا 39:8)۔

ابرہام کی طرح دوسرے راستباز بندوں پر بھی غور کریں جیسا کہ یشوع، اس نے اسرائیلیوں کے سامنے اعلان کیا کہ، "رہی میری اور میرے گھرانے کی بات تو ہم تو خداوند کی ہی پرستش کریں گے۔" (یشوع 15:24)۔

اس کا اعلیٰ مرتبہ اور عوامی ذمہ داریوں کے دباؤ کے باعث اس نے کبھی خاندانی عبادت کی بات نہیں کی بلکہ وہ اپنے خاندان کی فلاح و بہبود کے لئے فکرمند تھا۔ اسی طرح داؤد بادشاہ جب شکرگزاری اور شادمانی کے ساتھ خدا کے عہد کے صندوق کو یروشلم میں واپس لایا تو اپنی عوامی ذمہ داریوں سے فراغت پاتے ہی وہ، "اپنے گھر بار کو برکت دینے کو لوٹا۔" (۲۔سموئیل 20:6)۔ ان نمایاں اور اعلیٰ مثالوں کے علاوہ ہم اس معاملے میں ایوب کا حوالہ دے سکتے ہیں (ایوب 5:1)، نئے عہدنامہ سے ہم صرف ایک مثال تک محدود رہتے ہوئے تیمتھیس کا حوالہ دیں گے کہ وہ کس طرح ایک دیندار گھرانے میں پیدا ہوا۔ پولس اس کے خالص ایمان کا حوالہ دیتے ہوئے یہ لکھتا ہے، "مجھے تیرا وہ بے ریا ایمان یاد دلایا گیا ہے جو پہلے تیری نانی لوئس اور تیری ماں یوتیکے رکھتی تھیں۔" (۲۔تیمتھیس 5:1)۔

کیسی زبردست بات ہے کہ رسول نے اس کے حق میں یہ لکھا کہ، "تو بچپن سے ان پاک نوشتوں سے واقف ہے!" (۲۔تیمتھیس 15:3)۔

بلاناغہ خاندانی عبادت

ہمارے لئے یہ کافی نہیں کہ ہم انفرادی طور پر اپنی دعائیہ کوٹھڑیوں میں دعا کریں بلکہ اپنے خاندان کے ساتھ مل کر خدا کے حضور بلاناغہ جھکنا ضروری ہے۔ ہر روز مل کر اپنی

غلطیوں، گناہوں کا اقرار کرنا، خدا کی رحمتوں و برکات کا شکر ادا کرنا اور اس کی مدد اور مزید برکات کے لئے فریاد کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔ کوئی بھی معاملہ اس ذمہ داری کی راہ میں حائل نہ ہو بلکہ باقی تمام کام اس دعا کے اردگرد گھومتے ہوں۔ گھر کا سربراہ اس عبادت میں قیادت کے فرائض سرانجام دے اور اگر وہ موجود نہ ہو، بیمار ہو یا غیر ایماندار ہو تو بیوی کو اس کی جگہ عبادت کروانی چاہیے۔ کسی بھی حالت میں خاندانی عبادت کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔ اگر ہم اپنے خاندان پر خدا کی برکات سے فیض یاب ہو رہے ہیں تو پھر ضرور ہے کہ خاندان کے تمام افراد بلاناغہ مل کر اس کے حضور حمد کرنے اور دعا مانگنے کے لئے جمع ہوں۔ کیونکہ اس کا وعدہ ہے کہ، "جو میری عزت کرتے ہیں میں ان کی عزت کروں گا۔" (ا۔سموئیل 2:30)۔ خدا کے ایک خادم لکھتے ہیں کہ، ''دعا کے بغیر خاندان اس گھر کی مانند ہے جس کی چھت نہ ہو اور وہ ہر طوفان کے لئے کھلا ہے۔'' ہماری تمام گھریلو سہولیات اور فوائد سب خداوند کی شفقت اور رحمت کا نتیجہ ہے۔ اس لئے خداوند کی کثیر رحمتوں کے باعث ہم سب مل کر اپنا بہترین وقت اس کی حمد وستایش اور شکرگزاری میں گزاریں۔ اس لئے اس مقدس فریضے کو سرانجام دینے میں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کرنا یا بہانے بنانا انتہائی افسوس ناک اور شرمناک ہے۔ اپنے خاندان کے مختار ہوتے ہوئے ہم خدا کو کیا جواب دیں گے کہ ہمارے پاس وقت نہیں تھا ہم صبح سے رات تک مصروف رہتے تھے؟ اس لئے یاد رکھیئے کہ جتنی زیادہ آپ کی گھریلو ضروریات ہیں اتنا ہی زیادہ ہمیں خداوند کے حضور جھکنے اور روحانی مدد حاصل کرنے کی ضرورت ہے، کوئی مسیحی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اس لائق نہیں کیونکہ خداوند کے حضور جھکنے سے آپ سیکھتے چلے جائیں گے اور اگر نظر انداز کرتے رہیں گے تو پھر کچھ نہیں ہوسکتا۔ لیکن ہمیں یہ نظر انداز نہیں کرنا بلکہ بلاناغہ سادگی اور ادب سے خاندانی عبادت کرتے رہنا ہے۔ تاکہ چھوٹے بچے بھی چھوٹی عمر سے ہی خداوند اپنے خدا کے بارے جان سکیں اور سمجھنا شروع کریں۔ کیونکہ ان کے کچے ذہنوں میں اپنے خالق کے بارے میں کوئی غلط بات نہ بیٹھ جائے بلکہ اس کی الوہیت، بزرگی، غیرت، پاکیزگی، رحمت، قدرت، نرمی، عدالت اور فضل کے بارے میں درست تصور قائم ہوجائے۔ عبادت کا آغاز ہمیشہ خداوند کی حضوری کے لئے اور برکات کی دعا سے کیا جائے۔ پھر کلام کا ایک چھوٹا حوالہ اور اس کی تھوڑی سی وضاحت کی جائے۔ پھر کوئی زبور یا گیت کے چند اَنترے گا کر خدا کے کلام پر عمل کرنے کی توفیق خدا سے مانگنے کے لئے آخری دعا کی جائے۔ چاہے ہم بہترین

انداز میں دعا نہ کر سکتے ہوں تو بھی ہم دل و جان سے دعا ضرور کر سکتے ہیں اس لئے بہ شدت دعا کرنے کو کوشش کیجئے اور یاد رکھیئے کہ زیادہ لمبی دعاؤں کے ذریعے چھوٹے بچوں کی تھکامت دیجئے۔

خاندانی عبادت کی برکات

خاندانی عبادت کے فوائد اور برکات بہت سی ہیں۔ خاندانی عبادت اوّل تو بہت سے گناہوں کو سرزد ہونے سے روک دیتی ہے۔ اس سے افراد کی زندگی میں خدا کا خوف، عظمت اور قدرت کا احساس بنتا ہے جس سے ذہنوں میں پختہ سچائیاں قائم ہو جائیں گی اور گھرانے پر خدا کی برکات نازل ہوں گی۔ گھر میں شخصی خدا ترسی لوگوں خصوصاً بچوں تک خدا کا پیغام پہنچانے کا موثر ترین ذریعہ ہے۔ کیونکہ بچے زیادہ تر نقل کرنا پسند کرتے ہیں اس لئے بڑوں میں خدا ترسی دیکھ کر وہ جلدی جلدی سیکھیں گے۔ "کیونکہ اس نے یعقوب میں ایک شہادت قائم کی اور اسرائیل میں شریعت مقرر کی جن کی بابت اس نے ہمارے باپ دادا کو حکم دیا کہ وہ اپنی اولاد کو ان کی تعلیم دیں۔ تاکہ آئندہ پشت یعنی وہ فرزند جو پیدا ہوں گے ان کو جان لیں اور وہ بڑے ہو کر اپنی اولاد کو سکھائیں کہ وہ خدا پر آس رکھیں، اور اس کے کاموں کو بھول نہ جائیں بلکہ اس کے حکموں پر عمل کریں۔" (زبور 78:5-7)۔

آج بہت اولادیں یعنی بہت سے معاشرے اخلاقی و روحانی تنزلی کا شکار ہیں اور اگر آپ پتہ چلائیں اور تحقیق کریں تو ثابت یہ ہوگا کہ ایسی صورتحال کے پیچھے بہت سے وہ باپ ہیں جنہوں نے اپنی اولاد پر توجہ نہیں دی۔ آپ خدا کی عبادت بھی گھر میں نہیں کرنا چاہتے مگر گھر میں خدا کی برکات اور اطمینان بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ سب کیسے حاصل کریں گے؟ گھر میں روزانہ دعا و عبادت ہماری بہت سی نفسانی و جسمانی خواہشات کو قابو میں رکھنے کا ایک بہترین اور بابرکت ذریعہ ہے۔ خاندانی عبادت کا حتمی فائدہ خداوند کی حضوری اور برکات حاصل کرنے کا عمدہ ذریعہ ہے، کیونکہ اس کو اس ایک ذمہ داری کی طرح پورا کرنے والوں کے لئے اس کا ایک خاص وعدہ بھی ہے، "جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہیں وہاں میں ان کے بیچ میں ہوں۔" (متی 20:18)۔ کیونکہ بہت سے افراد ایسے ہیں جو شخصی دعا کی نسبت خاندانی دعا میں زیادہ برکت پاتے اور روحانی ترقی کرتے ہیں۔ ہوسکتا ہے آپ کے گھر میں بھی ایسے افراد موجود ہوں۔ تو پھر آپ کس طرح اپنے گھر میں خاندانی عبادت بلاناغہ کریں گے، آپ کو سوچنا اور عمل کرنا ہے۔

÷÷÷☆☆☆÷÷÷÷

غالب آنے والے

Overcomers

”جو غالب آئے میں اسے اپنے ساتھ اپنے تخت پر بٹھاؤں گا جس طرح میں غالب آکر اپنے باپ کے ساتھ اس کے تخت پر بیٹھ گیا۔“ (مکاشفہ 21:3) جب خدا کا کلام ہم سے خاص اور زبردست وعدے بار بار کرے تو پھر ہمیں اٹھ کر ان پر توجہ دینی چاہیے جیسا کہ (**مکاشفہ 21,12,5:3;28-26,17,11,7:2**) میں وعدے موجود ہیں۔ یہ ہمارے لئے ایک زندگی بدلنے والا موقع فراہم کررہے ہیں اس لئے اب وقت ہے کہ ان کو سامنے رکھتے ہوئے زندگی میں کچھ کیا جائے (یسعیاہ 7:64) کہا گیا ہے کہ غالب آنے والوں کو انعامات دیے جائیں گے اور ساتھ ہی ظاہر بھی ہوگیا کہ کچھ چیزوں پر غالب آنا بھی ضروری ہے لیکن اس کے لئے خدا کے سب ہتھیار باندھ لو (افسیوں 11:6) اور پوری جانفشانی کے ساتھ نشان کی طرف دوڑ لگا دو تا کہ ہم وہ بن سکیں جو خدا ہمیں بنانا چاہتا ہے (فلپیوں 12:3-14) اس لئے کلام میں یہ فرمایا گیا ہے کہ، ”کیا تم نہیں جانتے کہ دوڑ میں دوڑنے والے دوڑتے تو سبھی ہیں مگر انعام ایک ہی لے جاتا ہے؟ تم بھی ایسے ہی دوڑو تا کہ جیتو، اور ہر پہلوان سب طرح کا پرہیز کرتا ہے۔ وہ لوگ تو مرجھانے والا سہرا پانے کے لئے یہ کرتے ہیں مگر ہم اس سہرے کے لئے کرتے ہیں جو نہیں مرجھاتا۔“ (1- کرنتھیوں 9:24-25)۔

”اور وہ برہ کے خون اور اپنی گواہی کے کلام کے ك باعث اس پر غالب آئے اور انہوں نے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا۔“ (مکاشفہ 11:12) غور کیجئے کہ غالب آنا، مغلوب ہونے سے کتنا زیادہ مبارک ہے!

”پس جب کہ گواہوں کا ایسا بڑا بادل ہمیں گھیرے ہوئے ہے تو آؤ ہم بھی ہر ایك بوجھ اور اس گناہ کو جو ہمیں آسانی سے الجھا لیتا ہے دور کرکے اس دوڑ میں صبر سے دوڑیں جو ہمیں درپیش ہے، اور ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں جس نے اس خوشی کے لئے جو اس کی نظروں کے سامنے تھی شرمندگی کی پرواہ نہ کرکے صلیب کے دُکھ سہا اور خدا کے تخت کی دہنی طرف جا بیٹھا۔“ (عبرانیوں 1:1-2)۔

”تم غالب آگئے ہو“

”اے بزرگو میں نے تمہیں اس لئے لکھا ہے کہ جو ابتدا سے ہے اس کو تم جان گئے ہو، اے جوانو! میں نے تمہیں اس لئے لکھا ہے کہ تم مضبوط ہو اور خدا کا کلام تم میں قائم رہتا ہے

اور تم اس شریر پر غالب آگئے ہو۔" (1-یوحنا14:2)۔ یہاں خاص لفظ ''قائم'' پر غور کیجئے کہ کلام خدا صرف غالب آنے والوں میں قائم رہتا ہے۔ اور اگر آپ بھی ان جوانوں کی فہرست میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو کلام خدا کو دلوں میں قائم کرنا ہوگا تا کہ آپ بھی غالب آسکیں اور اس کے لئے نئے عہدنامہ کی تعلیمات پر ہمیشہ غور وفکر کرتے رہنا اور ان کو سمجھ کر ان پر عمل کرنا ہوگا۔ اگر ہم غالب نہیں آئیں گے تو پھر مسیح کے ساتھ اس کے تخت پر نہیں بیٹھ سکیں گے (مکاشفہ 21:3) ایسا کرنے کے لئے ہمیں اس کے کلام کی روشنی کو اپنی زندگی کے ہر پہلو پر پڑنے دینا ہوگا اور اس کے کلام کی روشنی میں چلنا ہوگا۔ (یوحنا35:12)۔ "توبہ کرو اور خوشخبری پر ایمان لائو۔" (مرقس15:1) لیکن صرف ایمان لانا ہی کافی نہیں بلکہ ہمیں کہا گیا کہ "روح سے معمور ہوتے جائو" (افسیوں18:5) یہ صرف ایک ہی بار میں نہیں ہوگا بلکہ مسلسل اس وقت ہوگا جب آپ "روح کے موافق چلو" (گلتیوں16:5) گے تب ہی آپ ہر روز روح سے معمور ہوتے جائیں گے کیونکہ روح کے موافق کلام خدا پر عمل کر رہے ہوں گے۔

☆☆☆☆☆

خداوند کا انتظار کرو

ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ، "خداوند میں اور اس کی قدرت کے زور میں مضبوط بنو" (افسیوں10:6) ہماری اپنی طاقت، اپنا عزم، اور استقامت ہمیں غالب آنے کے قابل نہیں بناتے ہمیں دلیر اور حوصلہ مند ضرور ہونا چاہئیے (یرمیاہ13:29) لیکن ان سب کے علاوہ ہمیں خداوند کا انتظار کرنے کی بھی ضرورت ہے تا کہ ہماری قوت کی تجدید ہو اور وہ خدا کی طاقت میں پیوست ہو جائے، تب ہی ہم، "عقابوں کی مانند بال وپر سے اڑیں گے---اور---چلیں گے اور ماندہ نہ ہوں گے" (یسعیاہ 40:29-31) خداوند کا انتظار کرنے والے دیانتدار دل سے ایمان رکھتے ہیں (عبرانیوں6:11) اور بڑی بے صبری کے ساتھ (لوقا11:1-13) خداوند کے منتظر رہتے ہیں کیونکہ خداوند میں مضبوط ہونے کا یہی طریقہ بتایا گیا اسی لئے کہا گیا ہے کہ، "خداوند کی آس رکھ مضبوط ہو اور تیرا دل قوی ہو۔" --- (زبور14:27) جب ہم مسلسل خداوند کا انتظار کرتے ہیں تو وہ ہمیں قوت دیتا ہے کہ ہم غالب آجائیں۔ خداوند کا انتظار کریں اور صبر کریں، پھر اپنا دل اس کے سامنے انڈیل دیں (زبور8:62) اسے دکھ پہچانے پر اس سے معافی مانگیں کہ ہم نے اپنے خیالات، الفاظ اور

کاموں سے اسے دکھ پہنچایا اس لئے خداہمیں معاف کرے۔ خداوند کی حضوری میں خاموش ہوجائیں اور دلوں میں اس کی شفقت، پاکیزگی اور رحم پرغور کرتے رہیں، "ہاں خداوند ہی کی آس رکھ" (زبور 14:27) وقت نکالیے، وقت بنایئے تاکہ خداوند کا انتظار کرسکیں جب آپ ٹھنڈے ملک میں رات کے وقت سفرکرکے باہر سے لوٹے ہوں تو آپ آگ کے پاس بیٹھیں گے جب وقت دیں اور انتظار کریں گے تو بدن گرم ہونا شروع ہوجائے گا۔ اسی طرح خداوند کی آگ اترنے اور ہماری زندگیوں میں کام کرنے کے لئے ہمیں کچھ انتظار کرنا پڑے گا۔ اس لئے کلام خدا پر دھیان لگایئے۔ اس کے کلام میں دن رات (زبور 2:1) خوش اور مگن رہیئے۔ جب بیٹری کو چارجر سے لگایا جاتا ہے تو بیٹری کو چارج ہونے میں وقت لگتا ہے مگر وہ مکمل چارج ہوجاتی ہے اس لئے جب آپ اپنی شکستہ اور زخم خوردہ روح اور جان کی بیٹری کو خدا کے کلام کے "چارجر" سے جوڑ دیتے اور انتظار کرتے ہیں تو یقین تو یقین رکھیئے کہ وہ آپ کی شکستہ زندگی کو روحانی زندگی سے بھر رہا ہے، "خداوند کا انتظار کرنے والے از سر نو زور حاصل کریں گے۔" (یسعیاہ 31:40) کیونکہ خدا جس کا نام بھی مبارک ہے، "تھکے ہوئے کو زور بخشتا ہے اور ناتوان کی توانائی کو زیادہ کرتا ہے۔" (یسعیاہ 29:40) اس لئے میرے پیارے بھائی، بہنو! تھوڑا اور انتظار کیجئے کیونکہ وہ آپ کی قوت کو، زور کو، توانائی کو زیادہ کررہا ہے اور جو مستقل مزاجی سے اس کا انتظار کریں گے وہ از سرنو زور حاصل کریں گے۔ ہرحال میں اپنا خیال رکھیے، چاہے پاکیزگی کی بات ہو یا روح سے معموری کی بات ہو ہمیشہ دعا کرتے رہیئے کیونکہ ہمارے خداوند یسوع نے خود فرمایا ہے، "پس ہر وقت جاگتے اور دعا کرتے رہو۔" (لوقا 36:2)

صرف خدا ہمیں قائم رکھ سکتا ہے

ہم سب ایک خاص خطرے سے دوچار ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہم روحانی برکات سے ''معمور'' ہوں اور خدا کو بھلائے بیٹھے ہوں جیسے عہد عتیق یعنی پرانے عہد نامے میں خدا نے خبردار کیا تھا کہ لوگ جسمانی برکات سے ''معمور'' ہوکر خدا کو بھول سکتے ہیں (استثناء 10:8-14) ہمیں خدا کے شکرگزار ہونا ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو گہرے تجربات سے نوازتا ہے مگر ہمیں کسی برکت یا تجربے پر انحصار نہیں کرنا کہ وہ ہمیں قائم رکھے گا۔ بلکہ ہم، "خدا کی قدرت سے ایمان کے سیلے--حفاظت کیے جاتے (ہیں)۔" (1-پطرس 5:1) کیونکہ خدا ہی ہمیں قائم رکھتا ہے "اب جو تم کو ٹھوکر کھانے سے بچاسکتا ہے---"

(یہوداہ 24:1) خدا کبھی بھی ہمیں اپنے آپ سے الگ کرنا نہیں چاہتا۔ "پس جو کوئی اپنے آپ کو قائم سمجھتا ہے وہ خبردار رہے کہ گرنہ پڑے۔" (1- کرنتھیوں 12:10) اس کے فوراً بعد ایک بڑا وعدہ کیا گیا ہے "وہ تم کو تمہاری طاقت سے زیادہ آزمائش میں نے پڑنے دے گا۔" (1- کرنتھیوں 13:10) اس لئے ہر وقت خبردار رہنے کی ضرورت ہے چاہے ہم اپنے آپ کو بہت مضبوط مسیحی ہی کیوں نہ سمجھتے ہوں پطرس کو یاد رکھیے جو خداوند یسوع کے خاص شاگردوں میں سے ایک ہے اس کو یسوع نے کیا کہا، "جاگو اور دعا کرو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو، روح تو مستعد ہے مگر جسم کمزور ہے" (متی 41:26)۔

''برے دنوں'' (2۔ تیمتھیس 3:1-5) میں جیسے کہ ہم اب رہ رہے ہیں ہمیں بہت ہوشیار اور چوکنا ہونے کی ضرورت ہے لیکن عاجزی کے ساتھ اگر ہم جاگتے اور دعا کرتے نہیں رہیں گے تو پھر ہم اپنی فتح کو خود بھی کھو سکتے ہیں جیسے کہ سمسون، "اسے خبر نہ تھی کہ خداوند اس سے الگ ہو گیا ہے۔" (قضاۃ 20:16)۔

ہم دوسروں کے ساتھ مقابلے بازی میں بھی ہار سکتے ہیں (2۔ کرنتھیوں 12:10) اور پاکیزگی کے اعلیٰ معیار جو کلام خدا میں ہیں ان کی نسبت عام اور انسانی معیار اپنا کر بھی ہار سکتے ہیں۔ ہم گزشتہ فتوحات یا برکات پر ''بے جا فخر'' کر کے بھی ہار سکتے ہیں بلکہ ہمیں ہر وقت یاد رکھنا ہے اور کبھی بھی، "اس کی کسی نعمت کو فراموش نہ کر" (زبور 2:103) اور ہمیشہ شکرگزار رہتے ہوئے پولس کی طرح کہنا ہے، "یہ غرض نہیں کہ میں پا چکا یا کامل ہو چکا ہوں بلکہ اس چیز کے پکڑنے کے لئے دوڑا ہوا جاتا ہوں جس کے لئے مسیح یسوع نے مجھے پکڑا تھا۔۔۔ (اور) نشان کی طرف دوڑا ہوا جاتا ہوں تاکہ اس انعام کو حاصل کروں جس کے لئے خدا نے مجھے مسیح یسوع میں اوپر بلایا ہے۔" (فلپیوں 14,12:3)۔ اگر ہم کبھی بھی ناکام ہوں، غلطی یا گناہ کر بیٹھیں تو سچے دل سے تائب ہو کر خدا کے سامنے اقرار کیجئے اور وہ اپنے کلام کے مطابق ہمارے گناہ معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے (1-یوحنا 9:1) اور اگر ہم حقائق سے چشم پوشی کرنے کی کوشش کریں گے تو پھر ناکامی لازم ہے!

آیئے حقائق کا سامنا کریں!

چارلس جی فِنے نے نجات پانے اور پاک روح کا زبردست بپتسمہ پانے کے بعد خوب بشارتی خدمت کی اور بہت برکات حاصل کرنا شروع کیں مگر وہ محسوس کرتا تھا کہ بعض دفعہ وہ پاک روح کی معموری محسوس نہیں

کر پا رہا۔ لیکن ایسے وقتوں میں اس نے خود سے زور لگانے (-1 سموئیل 12:13) کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی یہ ماننا شروع کر دیا کہ میں تو پہلے کی طرح ہی ہوں۔ بلکہ وہ خداوند کے حضور خاکساری سے جھک جاتا جب تک کہ خداوند پاک روح اسے دوبارہ کثرت سے استعمال نہ کرنے لگتا۔ وہ ہمیشہ کہا کرتا کہ میں خداوند کی حضوری کو محسوس کئے بغیر خوش نہیں رہ سکتا۔ خدا کرے کہ ہم میں بھی یہی جذبہ اور عزم ہو اور ہم خداوند کی معموری اور حضوری میں ہی خوش رہنے والے ہوں۔ "آسمان کی بادشاہی پر زور ہوتا رہا ہے اور زور آور اسے چھین لیتا ہے۔" (متی 12:11) فتح مند مسیحی زندگی گزارنے کے لئے غالب آنا اور غالب آئے رہنا ضروری ہے اور اس کے لئے آپ کو پاکیزگی اور سچائی میں قائم رہنا ہے اور بہ شدت اس پر قائم رہنا ہے۔ اس لئے غالب آنے والے مسیحی زندگی یا پاک روح سے معمور زندگی بسر کرنے کے لئے آپ کو ایک لمحہ بھی انتظار نہیں کرنا چاہیے بلکہ توبہ کر کے پہلے کی طرح پر عزم ہو کر کام کرنا ہے اور کبھی بھی نیم گرم نہیں ہونا۔ کلام خدا کی سچائی کے ساتھ کبھی سمجھوتہ یا دھوکہ دہی نہیں کرنا! کیونکہ ہم بیک وقت پاک روح سے معمور ہو کر نیم گرم نہیں رہ سکتے۔ اور اگر کبھی نیم گرمی کا احساس ہو تو فوراً اپنے آپ کو ہلائیں بلکہ جھنجھوڑیں (یسعیاہ 7:64) اور اس سے تازگی مانگیں (زبور 10:92)

کیونکہ، "جو غالب آئے میں اسے اپنے ساتھ اپنے تخت پر بٹھاؤں گا۔ جس طرح میں غالب آکر اپنے باپ کے ساتھ اس کے تخت پر بیٹھ گیا۔" (مکاشفہ 21:3)۔

یسوع غالب آیا اس لئے وہ چاہتا ہے کہ ہم بھی پوری جانفشانی سے اور پورے عزم کے ساتھ غالب آئیں کیونکہ اسی طرح اس کی پیروی ہو سکتی ہے۔ اس لئے میرے عزیزو، ہم سب مل کر خدا کے ان زبردست وعدوں کو یاد کریں جو اس نے غالب آنے والوں کے لئے کیے ہیں اور ایک دوسرے کے لئے دعا کریں تا کہ ہم سب غالب آسکیں اور سب یسوع کو تکتے رہیں تا کہ آخر میں ہم بھی، "بلائے ہوئے اور برگزیدہ اور وفادار کہلائیں" (مکاشفہ 14:17) کیونکہ یہی لوگ غالب آئیں گے آپ یسوع کے ساتھ ہونے اور غالب آنے کے لئے کیسے تیار ہوں گے؟

افراد کے لئے دعا: خدا کی راہنمائی میں ہمیں ایسے افراد کا چناؤ کرنا ہے جن کے لئے ہمیں دعا کرنا ضروری ہے۔ ہر خادم اور ہر مسیحی کے پاس ایک دعائیہ فہرست ہونی چاہیے۔ اور روزانہ خدا کی حضوری میں اس فہرست میں موجود لوگوں کی تبدیلی کے لئے پاک روح کی قدرت کو مانگتے رہنا ہے اور اس وقت تک دعا جاری رکھیں جب تک وہ تبدیل نہ ہو جائیں۔

دعا خدمت کے لئے دروازے کھولتی ہے

Prayer Opens Door For Ministry

خدمت کے لئے مواقع ہر وقت اور ہر جگہ میسر آتے ہیں میں نے بھی اس کا تجربہ کیا اور میں یہاں ایک خاص واقعے کا ذکر کروں گا جہاں کوئی امید نہیں تھی مگر پھر بھی خدمت ہوئی اور زندگیاں تبدیل ہوئیں ۔ خدا نے مجھے روحیں جیتنے کے لئے خوب استعمال کیا ہے مگر اس جیسی مشکل میں نے کبھی نہیں دیکھی تھی کیونکہ میں نے وہاں تجربہ کیا کہ خدا سے ہی کچھ ممکن ہے اور آپ پاک روح کی قادر مطلق قدرت کے بغیر ایک روح بھی نہیں جیت سکتے کیونکہ اس واقعے نے مجھ پر ثابت کیا کہ انتہائی مشکل حالات میں بھی خدا دعاؤں کے جواب دیتا ہے اور ثابت کرتا ہے کہ وہ دعاؤں کا جواب دینے والا اور وہی ''بچانے پر قادر ہے۔''

واقعہ کچھ یوں ہے کہ چین جانے سے کچھ ہی عرصہ پہلے مجھے ایک ایسے مریض کے پاؤں پر پٹی تبدیل کرنا ہوتی تھی جس کو خطرناک پرانی گھمیر (گینگرین) تھی اس بیماری کا آغاز ہمیشہ کی طرح خاموشی سے ہوا ہوگا لیکن یہ مکار بیماری اندر ہی اندر بڑھتی گئی اور مریض کو اندازہ بھی نہ ہوا وہ ختم ہونے والا تھا شاید اس کے پاس جینے کے لئے زیادہ دن نہیں بچے تھے۔ میں اس کے پاس دیکھ بھال کے لئے جانے والا پہلا شخص نہیں تھا لیکن جب یہ کیس میرے پاس آیا تو میں فوری طور پر اس کی روح کے بارے میں فکرمند ہوگیا وہ ایک مسیحی خاندان کے ساتھ رہتا تھا مگر ان سے معلوم یہ ہوا تھا کہ وہ ایک ڈھیٹ قسم کا ملحد تھا اور کسی بھی مذہبی معاملے کے سخت مخالف تھا انہوں نے اس کی مرضی کے بغیر کلام خدا پڑھ کر سنانے کے لئے ایک شخص کو اس کے پاس بھیجا تو اس نے بڑے غصے سے اسے کمرے سے باہر بھیج دیا۔ پھر شہر کے ایک بڑے خادم نے اس کی مدد کرنے کے لئے اسے فون کیا تو اس نے فوراً تھوک دیا اور اس سے بات کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ اس کے جوشیلے رویے کے بارے میں مجھے بہت کچھ بتا دیا گیا اور معاملہ کس حد تک نا امید لگ رہا تھا وہ مجھے اچھی طرح اندازہ ہوگیا۔ اس کے پاس جانے سے پہلے میں نے اس کے لئے خوب دعائیں کیں لیکن تین دن تک میں نے اس سے کوئی بھی مذہبی بات نہ کی ۔ اس کی بیمار ٹانگ کی مرہم پٹی میں خاص خیال رکھنے سے میں اس کی تکلیف کو کافی حد تک کم کرنے میں کامیاب ہوگیا، یوں جلد ہی اس نے میری خدمات کی تعریف کرنا شروع کر دی ایک دن کانپتے ہوئے دل کے ساتھ میں نے اس کے پوچھنے پر اچھے انداز میں اس کی خدمت کرنے کی وجہ بتا دی، اور ساتھ ہی مسیح کے ذریعہ خدا کی رحمت کی شدید ضرورت کو بھی اس کے

لئے واضح کر دیا اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ اس نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو قابو میں رکھا ہے اس کے ہونٹ سختی سے بند تھے اور اس نے منہ پھیر لیا اور مجھ سے ایک لفظ بھی نہیں کہا میں اس بیچارے کو ذہن سے نہیں نکال سکتا تھا اور ہر روز کئی بار میں اس کے لئے خدا سے فریاد کرتا کہ وہ اپنے پاک روح کے وسیلے اسے بچالے اور پھر اس دنیا سے لے جائے بلا ناغہ اس کا زخم صاف کرنے اور مرہم پٹی کرنے کے بعد میں چند باتیں اس سے ضرور کہتا تا کہ خداوند اسے برکت دے۔ ہمیشہ وہ شرمندہ اور تنگ نظر آتا مگر بغیر کچھ کہے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیتا کچھ دن تک جب یہ سلسلہ جاری رہا تو میں شرمندہ ہوگیا اور مجھے اندازہ ہوگیا کہ میں اسے فائدہ پہنچانے کے بجائے الٹا اس کا دل سخت کر رہا اور احساس شرمندگی میں اضافہ کر رہا ہوں۔ پھر اسی دن اس کی مرہم پٹی کرنے اور ہاتھ دھونے کے بعد اس کے بستر کے پاس جا کر بات کرنے کے بجائے میں مڑا اور دروازے کی جانب چل پڑا اور میرے ذہن میں صرف ایک ہی بات چل رہی تھی کہ، ''افرائیم اپنے ہتوں کی طرف پھر گیا ہے اسے رہنے دو۔'' میں نے اس شخص کے چہرے کی طرف دیکھا وہ انتہائی حیران نظر آیا کیونکہ یہ پہلی مرتبہ تھا کہ میں نے خداوند کی طرف سے چند اصول یا باتیں اس سے نہ کہی ہوں میں زیادہ برداشت نہ کر سکا اور میرے آنسو بہہ نکلے اور میں نے اس سے کہا میرے دوست اگر چہ تم برداشت کرو یا نہ کرو، مجھے تمہاری روح بچانی ہے اور اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کے درمیان اسے بتایا کہ میری دلی خواہش ہے کہ ایک دن وہ خود کہے کہ بھائی میرے لئے دعا کرو تب میں بالکل ششدر رہ گیا جب اس نے انکار کرنے کے بجائے مجھے کہا کہ، اگر ایسا کرنے سے آپ کو اچھا لگتا ہے تو ضرور دعا کرو! تب میں بڑے دلی بوجھ کے ساتھ گھٹنوں کے بل خداوند کے حضور جھکا اور اس شخص کے لئے پوری دل جمعی سے دعا کی۔ مجھے یقین تھا کہ خداوند ابھی اور اسی وقت اس کے دل کو بدل دے گا۔ پھر کچھ دن اس نے روزانہ مجھ سے دعا کروائی اور پانچویں دن اس نے مسیح خداوند کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیا وہ وقت میرے لئے انتہائی خوشی کا تھا کہ آخر کار اس شخص نے خدا کے جلال پر بھروسہ کر لیا۔ اس نے بتایا کہ چالیس برس تک وہ کبھی چرچ نہیں گیا تھا وہ صرف اپنی شادی کے دن چرچ گیا اور پھر جب اس کی بیوی کا انتقال ہوگیا تو وہ عبادت کے لئے اندر نہیں جا سکا اور بعد ازاں بھی کبھی نہیں گیا لیکن اب خدا کا شکر ہو کہ اس کی گناہ آلودہ روح دھل گئی تھی، پاک ہوگئی تھی اور وہ خداوند یسوع کے نام سے راستباز ٹھہر چکا تھا۔ اس کے بعد چین میں خدمت کے دوران کئی دفعہ

حالات نے مجھے ناامید کر دیا مگر اس آدمی کی تبدیلی کے بارے میں سوچنے پر مجھے ثابت قدم رہنے کی ترغیب ملتی رہی اور میں کامیاب ہوتا رہا اور میں کلام سناتا رہا چاہے لوگ سنیں یا نہ سنیں۔ وہ شخص اس تبدیلی کے بعد کچھ عرصہ زندہ رہا اور ہمیشہ خداوند کی گواہی دیتا رہا۔ میں اکثر کلام کے یہ الفاظ سوچتا کہ، ''وہ جو قیمتی بیج لے کر روتا ہوا نکلا ہے بے شک خوشی مناتے ہوئے واپس لوٹے گا اور بھرے ہوئے پولے ساتھ لائے گا۔'' ہمارے لئے بظاہر حالات خراب ہوں مگر نتائج ہمیشہ خوشی کا باعث ہوں گے اس لئے سخت دلوں کے لئے دعا کرتے رہیئے اور خدا پر بھروسہ رکھیئے تو ابدی، حقیقی چیزوں کی خوشی اور شادمانی اور کامیابی حاصل کریں گے۔ آمین

موثر شفاعت کے عمل میں ایمان قدم بہ قدم بڑھتا ہے:

۱۔ ایمان کے ذریعے آپ کو خدا کی صورت اور شبیہ پر خلق ہونے کے مکاشفے کا علم ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ زمین پر اس کی صفات کی نمائندگی کرنے اور حکومت کرنے کا شرف ملا ہوتا ہے۔ (پیدائش 1:26-28)۔

۲۔ ایمان کے وسیلے آپ مسیح کی دی گئی نجات میں شریک ہوتے اور خدا کے فرزند بننے کا روحانی حق پاتے ہیں تا کہ خدا سے اپنی ضرورت کے تحت جہاں کہیں بھی ہوں دعا کر سکتے ہیں۔ (اِفسیوں 2:18)۔

ایمان کیا ہے؟

What is Faith?

ایمان کا سادہ سا مطلب یسوع مسیح کو تکتے رہنا ہے۔ یہ ایک بے یارو مددگار، ضرورت منداور آزمائش میں گھری ہوئی ایسی زندگی ہے جسے اپنی کمزوریوں اور ناکامیوں کا بخوبی ادراک ہو اور وہ اپنی نجات (رہائی/چھٹکارے) کے لئے صرف اور صرف خدا پر مکمل بھروسہ رکھے۔

کیونکہ فکر و تردد میں لوگ حالات کی طرف زیادہ دیکھتے ہیں، ان کی توجہ خدا سے پھر کر حالات پر لگ جاتی ہے۔ فکر و تردد کا مطلب ہے کہ ان بہت سی چیزوں کے خلاف منصوبہ بنانے اور کچھ کر گزرنے کا ارادہ جو ہمیں گھبرائے دیتی ہیں۔ ایسے کرتے ہوئے ہماری نگاہیں خدا پر سے بالکل ہٹ جاتی ہیں۔ اور یہ ایمان سے ہٹنے کا بہترین رجحان ہوتا ہے۔ جب ہم خدا پر نگاہیں لگاتے ہیں ہمارا ایمان بڑھتا ہے۔ مگر جب ہم حالات کی طرف یا چیزوں کی طرف دیکھتے ہیں تو پھر ہم فکر و تردد کا شکار ہوتے ہیں۔ اینڈریو مرے کہتے ہیں ''فکروں کا آغاز ایمان کا خاتمہ کرتا ہے۔'' اسکے بارے میں دانا زبور نویس نے یوں لکھا ہے۔ ''میری آنکھیں ہمیشہ خداوند کی طرف لگی رہتی ہیں؛ کیونکہ وہی میرا پاؤں دام سے چھڑائے گا۔'' (زبور 25:15)۔ یعنی جب تک اس

کی نگاہوں کا مرکز خدا ہے۔ تب خدا ہی تمام پھندوں اور گڑھوں سے اسے بچائے گا جو اس کی راہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کو ہی ایمان کے مطابق چلنا کہا جاتا ہے۔ مگر جب وہ خود اپنے طریقے سے ان پھندوں اور گڑھوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر اس کی نگاہیں خدا کی طرف پھر جاتی ہیں اور وہ فکر و تردد اور پریشانی سے بھر جاتا ہے۔ جو ایمان کے لئے تباہ کن ہے، مگر جو خدا پر بھروسہ کرتے ہیں وہ بابرکت ہوتے ہیں۔ اگر مشکل حالات آپ کی زندگی میں آجائیں تو آپ ایمان کس طرح رکھیں گے؟

خدا نے ہماری روحوں کو جن قیمتی الفاظ سے تسلی دی ہے چاہے وہ شفقت بھرے الفاظ نرمی سے کہے یا گرجدار الفاظ سے عدالت کی بات کی یا محبت بھرا وعدہ کیا یا غصے سے جھڑکا، وہ سب یقین دہانیاں، عہد، تسلیاں، کچھ بھی ہو وہ سب پورا کیا جائے گا۔ آپ یاد رکھیئے کہ خدا کے کلام پر ایمان رکھنے کے باعث آپ کا ایمان خوب آزمایا جاسکتا ہے۔ آپ کو محسوس ہوسکتا ہے کہ کبھی کچھ سمجھ نہیں آرہا اور کبھی کچھ سمجھ سے باہر ہے مگر ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا اور اس کا کلام لاتبدیل ہے اس میں کبھی تبدیلی ممکن نہیں۔ اس لئے میرے عزیزو، مسیح کے کلام سے ایسے چمٹے رہیے جیسے ایک ڈوبنے والا لکڑی کے تختے سے اور ایک چھوٹا بچہ اپنی ماں سے چمٹا رہتا ہے۔ ہمارے خداوند اور نجات دہندہ نے فرمایا، "جو میرے پاس آئے گا اسے میں ہرگز نکال نہ دوں گا۔" (یوحنا37:6)

ایمان سے دعا

The Prayer of Faith

جیسے ایک درخت جو زرخیز زمین میں بویا گیا ہو وہ اپنی تمام خوبیاں اس زرخیز زمین سے حاصل کرتا ہے ویسے ہی ایمان سے کی گئی دعا بھی اپنی تمام خوبیاں اور صلاحیتیں مسیح کی عقل سے حاصل کرتی ہے جس میں مندرجہ ذیل کچھ خاص باتیں موجود ہوتی ہیں۔

۱۔ یہ الٰہی مرضی پوری کرتی ہے۔ "اور ہمیں جو اس کے سامنے دیری ہے اس کا سبب یہ ہے کہ اگر اس کی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے۔" (1-یوحنا14:5)

۲۔ یہ مسیح کی خواہش کے مطابق ہے۔ "اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہو گے میں وہی کرونگا تاکہ باپ بیٹے میں جلال پائے۔" (یوحنا13:14)

۳۔ یہ سچائی سے پر ہوتی ہے۔ "اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو۔ وہ تمہارے لئے ہوجائے گا۔" (یوحنا15:7)

۴۔ روح القدس اس کی توانائی کا ماخذ ہے۔ "اس قدرت کے موافق جو ہم میں تاثیر کرتی ہے ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کرسکتا ہے۔" (افسیوں3:20)

۵۔ یہ محبت اور رحم سے معمور ہوتی ہے۔ "اور جب کبھی تم کھڑے ہوئے دعا کرتے ہو اگر تمہیں کسی سے کچھ شکایت ہو تو اسے معاف کرو تاکہ تمہارا باپ بھی جو آسمان پر ہے تمہارے گناہ معاف کرے۔" (مرقس 11:25)

۶۔ یہ حلیمی سے بھرپور ہے۔"جو کچھ ہم مانگتے ہیں--- وہ ہمیں ملتا ہے کیونکہ ہم اس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں اور جو کچھ وہ پسند کرتا ہے اسے بجا لاتے ہیں۔" (مرقس 11:25)

۷۔ یہ ہار نہیں مانتی اور جاری رہتی ہے۔"مانگو تو تمہیں دیا جائے گا، ڈھونڈو تو پاؤ گے، دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا" (لوقا 11:9)

۸۔ یہ ہمیشہ جواب مانگتی ہے۔ "راستباز کی دعا کے اثر سے بہت کچھ ہوسکتا ہے" (یعقوب 5:16)

یعقوب کو قید سے تختہ دار تک جانا پڑا۔ جبکہ پطرس قید خانہ سے چھوٹ کر دعائیہ میٹنگ میں گیا۔ پطرس نے 3000 روحیں جیتیں جبکہ اسٹفنس کو 3000 پتھر کی مار پڑی یعنی وہ سنگسار ہوا۔ ہمیں اس بات کو ماننا پڑے گا کہ "خداوند کی راہیں ہماری راہیں نہیں ہیں۔" وہ ہم سب کے ساتھ مختلف انداز سے پیش آتا ہے۔ وہ کچھ لوگوں کو مشکلات سے بچاتا ہے اور کچھ لوگوں کو مشکلات میں سے نکالتا ہے۔

پاک رُوح کی حضوری اور قدرت کے بغیر کلیسیاء بے یارومددگار ہے۔ انسانی وسائل کبھی بھی کلیسیاء کی ضروریات پوری کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے نہ ہی کلیسیائی مواقع کبھی اعلیٰ بن سکتے ہیں۔ اور آج سے پہلے کبھی اتنی ضرورت بھی نہیں رہی۔ کلیسیاء آج بحران سے دوچار ہے اور بے یارومددگار کھڑی ہے۔ خدائے پاک رُوح کو مسلسل اور جان بوجھ کر نظر انداز کرنے کے باعث کلیسیاء اپنے الٰہی اختیار اور قدرت کی نعمت اور حکمت کے راز کو گنوا چکی ہے۔ کلیسیاء کے سب کاموں میں مرکزی اور ضروری حیثیت پاک رُوح کی حضوری ہے۔ باقی کچھ بھی کام نہیں آتا۔ اس کے بغیر حکمت بیوقوفی ٹھہرتی ہے اور قوت بھی کمزوری بن جاتی ہے۔ جب تک خدا ظاہر نہ کرے و دنیاوی علم کے ذریعے رُوحانی سچائیوں کو جانا نہیں جاسکتا۔ خدا کے الہام کے بغیر عبادت صرف بت پرستی ہے۔ اسی طرح اس کی قدرت کے اظہار کے بغیر منادی بھی بے معنی ہے اور جب تک وہ قوت نہ بخشے ہماری دعا بھی بے کار ہوجاتی ہے۔ انسانی علم اور انتظام، دولت اور جوش، مشورت اور انسانی تعلقات میں اگر پاک رُوح نہ ہو تو وہ بے کار سے بدتر ہیں۔

☆☆☆

☆☆☆☆☆